عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـ شمارہ ۱۰

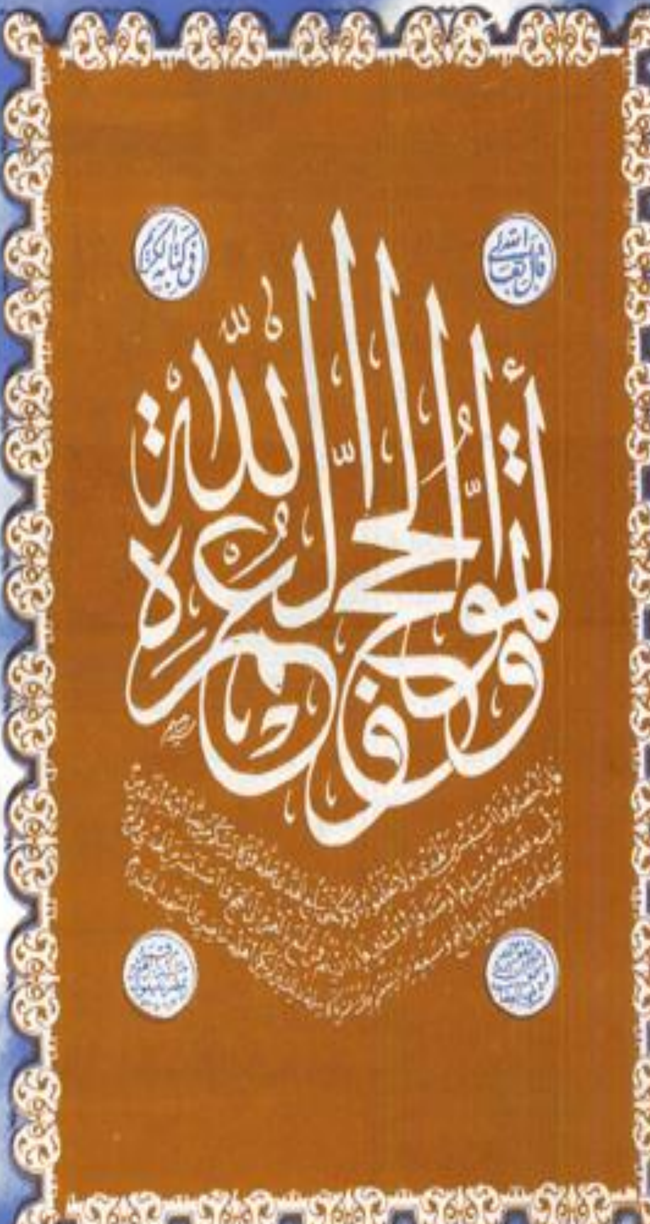

نجات محض اسلام میں ہے

تحریک ختم نبوت ۸۳-۱۹۸۴ء

حالات و واقعات

قادیانی

اسلام، ملک اور قوم

تینوں کے دشمن ہیں

پولیس نے اسلم قریشی کو برآمد کر لیا

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

ساتویں سالانہ کُل پاکستان ختم نبوّت کانفرنس

بتاریخ ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

بمطابق: یکم و ۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ

بروز

جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام

مُسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدّیق آباد

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سینیار ثابت ہوگی
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایان قوم دانشور، وکلا، غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان پاکستان

رابطہ کیلئے

ملتان ۳۰۹۷۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰، ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۴۳۴۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۲۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۴۴ ۳۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۹۱
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیمیارخان ۴۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نوابشاہ ۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری ۰
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
بنوں جامع مجاہد بال شبکہ
خانیوال ۷۴۹
ہری پور ۴۳۸۶
دہلوری ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی ۲
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۳۸۴۴
اٹک ۲۸۹۲
جھنگ ۲۸۶۹، ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۹۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱، ۲۸۱۱

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۵ تا ۱۱ اگست ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۰

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــــ دین محمد فریدی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نورالحق نور
لاہور ــــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرون ممالک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • مارشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف
بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ــــ فون: ۷۱۱۹۷۱ ــــ

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ، ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ "
ایشیا ــــ ۳۷۵ "

پنجاب پولیس نے اسلم قریشی کو برآمد کرلیا

اخبارات میں یہ خبریں چھپ چکی ہیں کہ پولیس نے مولانا اسلم قریشی کو برآمد کر لیا اور اب وہ پولیس کی حراست میں ایسی جگہ پر رکھے گئے ہیں جو شاہی قلعہ سے بھی بدتر جگہ ہے جہاں ان پر مسلح پہرہ ہے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو ان سے ملاقات کی اجازت نہیں ایک رات انہیں سونے بھی نہیں دیا گیا۔ اور جو بیان ان سے دلوایا گیا وہ پولیس کی حراست میں ہوا ہے۔

جب مولانا موصوف اغوا ہوئے تو انہوں نے دو دن پہلے قصبہ معراج میں مرزائیوں کے خلاف تقریر کی تھی اور لوگوں کے اصرار پر دوبارہ آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ وہاں نہ پہنچے۔ جب کہ ایک شخص جس کا نام محمد یوسف بتایا جاتا ہے اس نے گاؤں میں جا کر یہ اعلان کر دیا کہ اب مولانا یہاں نہیں آئیں گے۔ اس شخص کو کیسے معلوم ہوا کہ اب مولانا یہاں نہیں آئیں گے اس راز سے وہ پردہ اٹھا سکتا تھا لیکن پولیس نے اس سے کوئی تفتیش نہیں کی۔ جب مولانا کئی دنوں تک واپس نہ آئے تو ان کے گھر والوں اور شہر والوں کو تشویش لاحق ہوئی عالمی مجلس کے مقامی رہنما منظور الٰہی ملک نے پولیس سے رابطہ قائم کیا کہ مولانا کی گمشدگی کی رپورٹ درج کی جائے لیکن پولیس ٹال مٹول سے کام لیتی رہی جب اضطراب احتجاج کی شکل اختیار کرنے لگا۔ تو جو رپورٹ درج ہوئی وہ انتہائی مبہم تھی جس میں ان سات افراد کے نام شامل نہیں کئے گئے جن پر شبہ تھا۔ اس سلسلہ میں ایک وفد اس وقت کے گوجرانوالہ ڈویژن کے ڈی آئی جی میجر مشتاق سے ملا تو میجر مشتاق نے کہا کہ فکر کی کوئی بات نہیں وہ مل جائیں گے اس کے بعد پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے یہ کہا جانے لگا کہ وہ کسی مزار پر ہوں گے یا بیرون ملک چلے گئے ہوں گے اور یہ کہ پولیس پارٹیاں روانہ کر دی گئی ہیں۔ جو باتیں اس وقت پولیس کہہ رہی تھی آج مولانا محمد اسلم قریشی کی برآمدگی کے بعد بھی وہی باتیں سامنے آئیں۔ یعنی کہ وہ فلاں مزار پر رہے۔ فلاں جگہ امامت کی وہاں یہ ہوا وہ ہوا علاوہ ازیں آئی جی پنجاب نثار احمد چیمہ نے مولانا کے برآمد کئے جانے کے بعد ایک بیان میں کہا ؛

"ہمیں یقین تھا کہ مولانا اسلم قریشی قتل نہیں ہوئے"

(نوائے وقت کراچی ۱۲ جولائی ۱۹۸۸ء)

آئی جی کے بیان، پولیس کے سابقہ رویہ اور انہیں برآمد کرنے کے بعد جس انداز سے بیان لئے اور دئے جا رہے ہیں اس نے پولیس کی پوزیشن کو کمزور کر دیا ہے اور اس بیان کو بھی مشکوک بنا دیا ہے۔ مولانا موصوف کی جو کہانی اخبارات میں آئی ہے اس میں یہ بات غور طلب ہے کہ وہ چھ ماہ تک پاکستان میں ہی رہے انہوں نے امامت بھی کرائی جہاں اردو اور پنجابی زبان نہیں بولی جاتی ان کی تصویریں بھی اخبارات میں شائع ہوئیں تحریک چلنے کی خبریں بھی ملتی رہیں وہاں ان کی بازیابی کے لئے دعائیں بھی ہوتی رہیں:۔ ان کی بوڑھی والدہ اور بچے بچیوں کے دل ہلا دینے والے واقعات بھی اخبارات کی زینت بنے لیکن اسلم قریشی کے سینے میں پتھر کا دل تھا کہ ان پر ان حالات کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ بجائے گھر لوٹنے کے آگے کی طرف ہی رواں دواں رہا۔ دوسری بات عجیب ہے کہ بیان میں ایران جا کر فوج میں بھرتی ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے سب جانتے ہیں کہ ایران حالت جنگ میں ہے۔ فوج خواہ کسی ملک کی ہو اس کے بھرتی کرنے کے کچھ ضابطے اور قانون ہیں اسلم قریشی کی زبان لباس حتیٰ کہ مذہب تک ایران سے مختلف تھا پھر اسے تمام ضابطے اور قانون توڑ کر کیسے بھرتی کر لیا گیا۔۔؟

بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بیماریوں کا مجموعہ بن کر آیا ہے جبکہ فوج میں کسی بیمار آدمی کی گنجائش ہی نہیں ہوتی جہاں تک ہم نے پولیس کی حراست میں دی گئی اس کہانی پر غور کیا تو یہی بات سمجھ میں آئی کہ اسلم قریشی کی برین واشنگ کر کے یہ دی گئی ہے اور پنجاب پولیس اس کیس میں ملوث بعض پولیس افسروں کو بچا کر علماء کو بدنام کرنے اور قادیانی پیشوا مرزا طاہر کی ملک واپسی کی کے لئے راہ ہموار کر رہی ہے۔ جہاں تک عالمی مجلس ختم نبوت کی اس کیس میں دلچسپی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مولانا موصوف اسلم قریشی عالمی مجلس سیالکوٹ کے مبلغ تھے اس واقعہ کے بعد عالمی مجلس کے سامنے دو ہی راستے تھے۔

۱:۔ یہ کہ اس کیس پر خاموشی اختیار کر لی جائے جو ایک مشکل ترین راستہ تھا۔ کیونکہ عوام یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ عالمی مجلس اپنے مبلغ کے اغوا پر چپ سادھ گئی۔

۲۔ عالمی مجلس مرزائیوں کی ـــــــ تخریب کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے چونکہ بخوبی آگاہ ہے اسکے پاس اس بات کا یقین ثبوت موجود ہے کہ مرزائی اپنے انجہانی پیشوا مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں اور وطن عزیز پاکستان توڑنا چاہتے ہیں اس لئے عوام میں اضطراب پیدا کرنے کے لئے یہ حرکت مرزائیوں ہی کی ہے ـــــــ چنانچہ اس واقعہ پر عوام کا ردعمل فطری تھا عالمی مجلس اس ردعمل میں عوام کے ساتھ شریک رہی اور نیک نیتی سے رہی تاہم عالمی مجلس کا یہ کارنامہ ہے کہ اس نے اس عوامی ردعمل کو تشدد کی راہ پر نہیں پڑنے دیا کیونکہ ملکی حالات اس کے متحمل نہیں تھے یہی بات کہ عالمی مجلس کے پاس وہ کونسا آلہ ہے جس کے ذریعے اس نے معلوم کرلیا کہ اس واقعہ میں مرزائی ملوث ہیں؟

اس سلسلہ میں بہت سے شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں مثلاً

۱۔ مولانا موصوف مرزائیوں کے خلاف تقریر کرکے آئے تھے اور تقریر کے لیے وہاں جانا ضروری تھا۔

۲۔ جس شخص نے دعوت دی وہ مرزائیوں کا ایجنٹ بن گیا اور اس نے اغوا ہونے کے فوراً بعد قصبہ میں اعلان کر دیا کہ مولانا جمعہ کو نہیں آئیں گے۔

۳۔ مرزائیوں کا پیشوا مرزا طاہر انتہائی خفیہ طریقے سے ملک سے بھاگ گیا۔ اور اس وجہ سے بھاگا کہ اس واقعہ میں ملوث ہونے کے جرم میں گرفتاری کا خطرہ لاحق ہوچکا تھا۔

۴۔ مرزا طاہر کے فرار کے بعد مرزا خاندان کے کچھ دوسرے افراد کے علاوہ سیالکوٹ کے سرکردہ مرزائی بھی ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

۵۔ سرکردہ مرزائیوں کے ملک سے فرار کے بعد یہاں کے علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت کو بذریعہ خطوط قتل اور اغوا کی دھمکیاں دی گئیں جن میں کہا گیا اسلم قریشی کے حشر کو سامنے رکھو۔

۶۔ ربوہ جو قادیانی حیثیت ہے وہاں ایک امام مسجد کے مار مار کر دانت توڑے گئے۔ مسلم کالونی میں طلباء اور اساتذہ پر کلہاڑیاں لیکر حملہ آور ہوئے اور فحش گالیاں دی۔ مولانا اللہ یار ارشد کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔

۷۔ مرزائیوں کی طرف سے قتل کا عملی مظاہرہ یوں ہوا کہ چیچہ وطنی میں ایک، ساہیوال میں دو، منزل گاہ سکھر میں دو، میرپور خاص اور قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں ایک ایک مسلمان کو شہید کیا گیا۔ منزل گاہ سکھر کے واقعہ میں مرزائی قاتلوں کے خلاف عدالت سے سزائے موت کا فیصلہ بھی ہوچکا ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

۸۔ بظاہر اسلم قریشی کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی۔ الا یہ کہ جب وہ سرکاری ملازم تھا اور ایکسٹریلیشن کا کام کرتا تھا تو اس نے مرزا قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد پر اس لیے قاتلانہ حملہ کیا کہ صدر جنرل یحییٰ ایران جاتے ہوئے اسے ملک کی صدارت سونپ کر جا رہے تھے جو اسلم قریشی کو ناگوار گزری اور اس نے قاتلانہ حملہ کرکے اسے کرسی صدارت سے ہسپتال پہنچا دیا اس وجہ سے مرزائی اس کے دشمن تھے۔

الغرض ایسے بہت سے شواہد ہیں جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اسلم قریشی کو مرزائیوں نے ملک میں انتشار پھیلانے اور ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کا بدلہ لینے کے لیے اغوا کیا ہے۔ اس پر عوام کا جو ردعمل ہوا وہ اسلم قریشی کی ذات سے محبت نہیں بلکہ عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عشق اور ختم نبوت کے باغیوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مرزائیوں سے نفرت کی وجہ سے ہوا۔ کیوں ہوا؟

اس لیے کہ مرزائیوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج کے نہتے اور بے بس طلباء پر لاٹھیوں، ہنٹروں، ہاکیوں اور چھریوں چاقوؤں سے حملہ کرکے شدید زخمی کیا تھا جس کے بعد پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا تحریک چلی اور قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے صدمے سے ان کے جذبہ

باقی صفحہ ۲۹ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے راہنماؤں کا بیان

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ممتاز راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی، حاجی لال حسین، حافظ عبد الستار، قاری مولانا نعمان مصطفےٰ، محمد سہیل صدیقی، رانا محمد انور، مولانا ریاض الحق، مولانا حافظ محبوب الرحمٰن نے ایک بیان میں مولانا اسلم قریشی کے واقعے کو پنجاب پولیس کا ایک ڈرامہ

باقی صفحہ ۱۸ پر

ہمیں یقین تھا کہ مولانا اسلم قریشی قتل نہیں ہوئے ہیں: آئی جی پنجاب

لاہور ۱۲ جولائی (نمائندہ خصوصی) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب مسٹر نثار احمد چیمہ نے کہا ہے کہ پولیس نے اسلم قریشی کا کیس کو حل کرنے کے لیے مسلسل ساڑھے پانچ سال تک انتھک جدوجہد کی۔ آج اپنے دفتر میں اسلم قریشی کی موجودگی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے آئی جی پنجاب نے کہا کہ اس تحقیق کے دوران پولیس

باقی صفحہ ۱۸ پر

مولانا مفتی احمد الرحمٰن کا بیان

کراچی ۱۲ جولائی (نیوز ڈیسک رپورٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں جاری کی جانے والی خبر کو قطعی بے بنیاد اور شرانگیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جس شخص کو اسلم قریشی بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

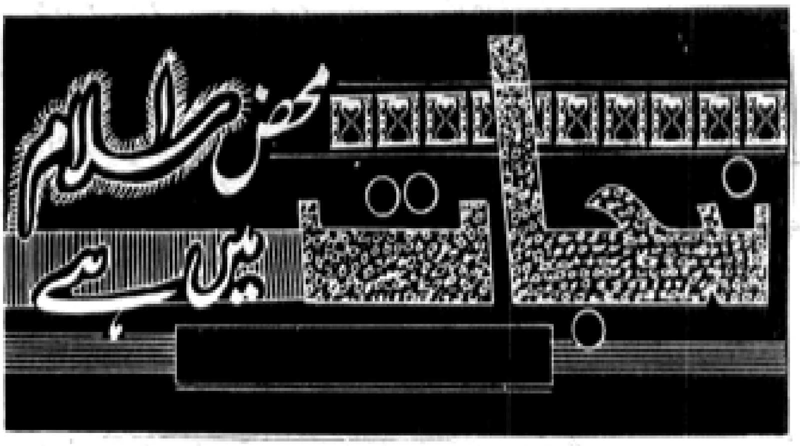

① حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین ہونے کا شرف بخشا۔

② ان کو تمام دنیا، اور تمام انسانوں کے لئے نبی مبعوث کیا گیا۔

③ اللہ تعالیٰ نے ان پر اسلام مکمل کر دیا، اپنی نعمت کو تمام کر دیا، نبوت کو ختم کر دیا۔

④ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محض اسلام ہی دین قائم رکھا گیا ہے، باقی تمام ختم ہو گئے۔

⑤ اسلام تمام پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اگرچہ ان کی شریعتیں ختم کر دی گئیں

⑥ اسلام نے رنگ و نسل اور ملک کی تمیز ختم کر دی، انسان کو اصل مقام بخشا۔

⑦ اسلام کے ذریعہ تمام دنیا کے انسانوں کو ایک بھائی چارہ میں منسلک کر دیا گیا۔ یعنی تمام مسلمان بھائی بھائی ہو گئے۔ کالے، گورے، پیلے کی تمیز ملیامیٹ کر دی، اس لئے اسلام عالمگیر دین قرار پایا۔

⑧ اسلام دنیا میں مکمل امن و امان، آشتی و صلح کا علمبردار ہے، جارحیت اور فتنہ و فساد کا سخت مخالف ہے۔

⑨ اسلام بھوک اور ننگ کا علاج ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ کسی مسلمان کے پڑوس میں کوئی شخص بھوکا، پیاسا اور ننگا نہ رہے۔

⑩ قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور کسی نبی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔

اگر آپ کل عالم میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور آخرت میں نجات چاہتے ہیں تو -----

فوراً اسلام کے حلقہ میں شامل ہو جائیں !

اے لوگو !

کیا آپ جانتے ہیں کہ چودہ سو سال ہوئے دین مکمل ہو گیا، خداوند تعالیٰ کا آخری پیغام نبی نوع انسان کے نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آ چکا۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں“

اس کے بعد نہ کوئی خدائی حکم آیا نہ آئندہ آئے گا پیغمبروں اور رسولوں کا سلسلہ بھی بالکل بند ہو گیا، یہ پیغام تمام وقتوں، تمام قوموں، تمام ملکوں، الغرض تمام دنیا کے نام تھا،

”اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا“

برخلاف اس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے نام تھا۔

”غیر قوموں کی طرف نہ جانا، اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔“

”اس (مسیح) نے جواب میں کہا میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔“

خبردار!

جس مرد یا عورت نے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کو ماننے سے انکار کر دیا، اس کا ٹھکانا آگ میں ہوگا اور اس پیغام پر ایمان لانے والا مسلمان کہلایا، اور اس کا ٹھکانا بہشت میں ہوگا۔ مسلمان کا ایمان ضامن امن و امان!

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، وہ واحد، واحد، نہ اس کا کوئی شریک نہ ساتھی۔ نہ بیٹا، نہ بھائی۔ اس کے تمام رسولوں جیسے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت موسیٰ، حضرت سلیمانؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت مسیحؑ اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا، اس لئے کہ آپ کی شریعت نے تمام پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا، اب صرف شریعت محمدی پر عمل کرنا فرض ہے۔

یاد رکھئے!

اگر آپ نے اس کو مان لیا تو آخرت میں فلاح پاؤ گے اور اگر نہ مانا تو آخرت میں جواب دہ ہوں گے۔

معجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حفاظتی انتظامات کے باوجود شیر نے عتبہ کی گردن چبا ڈالی

بیہقیؒ، حاکمؒ اور ابن اسحاقؒ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے بیٹے عتبہ پر بددعا فرمائی، کہ اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر دے، چنانچہ عتبہ کو شیر نے ہلاک کر دیا۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں واقعہ کی تفصیل یہ لکھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم رضؓ عتبہ کے نکاح میں تھیں اور آپؐ کی دوسری صاحبزادی رقیہ رضؓ عتبہ کے بھائی عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ جب قرآن کی سورۃ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ نازل ہوئی تو ابولہب اور اس کی بیوی حمالۃ الحطب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا کہ تم محمدؐ کی بیٹیوں کو طلاق دے دو، ورنہ ہمارا تم سے کوئی تعلق نہ رہے گا۔

چنانچہ عتبہ نے ام کلثوم رضؓ کو طلاق دے دی اور آنحضورؐ کے سامنے جاکر اس نے طلاق کی خبر دی۔ اور بہت بے ادبی کی باتیں کہیں، تب آپؐ نے اس پر بددعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ

چنانچہ بددعا کا جو اثر ہوا، اس کا قصہ حاکم نے ابو نوفل کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابولہب اور اس کا بیٹا عتبہ شام کے سفر پر گئے تھے، راستہ میں مقام زرقا پر ایک راہب کے تھان کے پاس دونوں ٹھہرے، راہب نے کہا کہ یہاں درندے بہت رہتے ہیں، تم اپنے بچاؤ کا سامان کر لینا۔

ابولہب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمدؐ نے عتبہ پر بددعا کی ہے، اس لیے اس کو بڑی حفاظت سے رکھنے کی ضرورت ہے، چنانچہ سارا سامان اکٹھا کر کے خوب اونچائی پر عتبہ کو سلا دیا اور سب اس کے آس پاس نگرانی کے لیے سو گئے، رات میں ایک شیر آیا، اس نے ہر ایک کا منہ سونگھ کر چھوڑ دیا اور کود کر عتبہ کا سر چبا ڈالا۔

یہ شیر آنحضورؐ کی بددعا پر خدا کی طرف سے آیا تھا اس لیے آس پاس والوں کو چھوڑ کر عتبہ کو ہلاک کر گیا اور چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کی وجہ سے عتبہ کا گوشت خباثت سے بھرا ہوا تھا اس لیے اس کے گوشت کو شیر نے بھی نہ کھایا، ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ اور معتب فتح مکہ کے موقع پر اسلام میں داخل ہو گئے تھے شیر کے گوشت نہ کھانے سے معلوم ہوا کہ شیر کا تقرر صرف دشمن رسول سے انتقام لینا تھا اور بس۔

صحیحین میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور اس کے چند ساتھی وہاں بیٹھے تھے، انہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جو فلاں جگہ سے اونٹ کی اوجھڑی لاکر سجدہ کی حالت میں محمدؐ کی پیٹھ پر رکھ دے۔

یہ سن کر بدبخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی لاکر آنحضورؐ کی پیٹھ مبارک پر سجدہ کی حالت میں رکھ دی، اور آپس میں ہنسنے لگے، آپؐ سجدہ میں پڑے رہے، آپؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ نے دیکھا تو یہ گندگی آپؐ کے کاندھوں سے اتار پھینکی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر اٹھایا تمام قریش پر بالعموم اور خاص کر ابوجہل عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، ابی ابن خلف، عقبہ ابن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کی تباہی کے لیے بددعا فرمائی، آپؐ کی بددعا کارگر ہوئی، اور یہ سب ہلاک ہوکر رہے اور اکثر ان میں سے بدر میں مارے گئے اور قتل ہوئے

بیہقی کی روایت ہے کہ حکم بن ابی العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا اور جب آپؐ کلام فرماتے تو اپنا منہ بنا کر اور نتھنے پھلا کر اور منہ پھیر کر کے منافقوں سے آنکھ کا اشارہ کرتا، جس کا مطلب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا مذاق اڑانا اور ان کو جھوٹا ثابت کرنا ہوتا تھا۔

آپؐ نے اس کی یہ حرکت دیکھ کر فرمایا کہ تو ایسا ہی ہو جا، آپؐ کی بددعا کا اثر یہ ہوا کہ وہ مرتے دم تک ایسا ہی رہا کہ منہ پھیر کا یا کرتا تھا۔

بیہقی نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کی ہے کہ ابولہب کی بیوی حمالۃ الحطب کو جب سورۃ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ کا مضمون معلوم ہوا تو ایک پتھر لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کی غرض سے آئی! آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ابوبکرؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ابولہب کی بیوی قریب پہنچی تو اس کو سوائے ابوبکرؓ کے کوئی نظر نہ آیا۔ صرف ابوبکرؓ ہی اس کو نظر آئے۔ حالانکہ وہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے، مگر خدا نے حضورؐ کی طرف سے اندھا کر دیا۔

ابوبکرؓ سے کہنے لگی کہ تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ وہ میری برائی بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم! اگر میں ان کو پاتی تو ان کے منہ پر پتھر مارتی، یہ کہہ کر ناکام واپس چلی گئی۔

ابونعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی العاصؓ سے روایت کی ہے کہ ہم چند کافروں نے آپس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا عہد کیا، ترکیب یہ سوچی

باقی صفحہ ۳۰ پر

اللہ والوں کی محفل

محمد شفیع عمرالدین میرپور خاص سندھ

دلا گر بختمند و ہوشیاری
بقولِ ہوشمنداں گوش داری
(شیخ سعدیؒ)

نعمتوں کی قدر جانیں

جو شخص نعمتوں کی قدر نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نعمتوں کو نا معلوم طریقوں سے سلب کر لیتا ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

(ف) حاصل کلام نعمتیں سب شریعت کے مطابق برتنی چاہییں

زندگی کا لطف تقویٰ سے حاصل ہوتا ہے

زندگی کا لطف ان ہی باہمت لوگوں کو حاصل ہے۔ جن کے دل تقویٰ اور پرہیزگاری کی طرف مائل ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نشاط و انبساط حاصل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

پرہیزگاری اختیار کریں

تقویٰ اور پرہیزگاری کا طریقہ اختیار کریں اور دل و جان کے ساتھ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں۔ اپنے احوال کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسوٹی پر پرکھیں۔ اگر وہ سنت کے مطابق ہوں تو قابل تسلیم ہیں۔ اگر اس کے برعکس ہوں تو قابل رد ہیں نیز سنت و جماعت کے عقائد کو لازم پکڑیں۔ حدیث شریف اور فقہ کا علم حاصل کریں اور آخرت کی بہبودی کے لیے علماء کرام کی صحبت اختیار کریں۔ اور حتی الامکان قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کریں اور دل کو ان کی طرف متوجہ رکھ کر عمل کریں۔ تاکہ ان کے نور سے محروم نہ رہیں۔ عمل کرتے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کریں۔

(حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید)

کسر نفسی اختیار کریں:

کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ اور خود کو سب سے چھوٹا اور سب سے زیادہ گنہگار سمجھیں۔

(ایضاً)

استقامت کرامت سے بڑھکر ہے

بزرگوں کے طریقے کا مدار استقامت پر ہے جو کرامت سے بڑھ کر ہے۔

(ایضاً)

فضول باتوں سے اجتناب کریں

مرید کو چاہیے کہ ابتداء ہی سے تمام فضول چیزوں فضول نظر، فضول کلام، فضول طعام اور سب صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔

(حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ)

دین کے چور نہ بنو

جو شیخ اہل سنت والجماعت کے طریقہ پر گامزن نہ ہو اور اس کے اعمال کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق نہ ہوں تو وہ اس راستہ کا ڈاکو اور دین کا چور ہے۔

(ایضاً)

عالم کو بے عمل نہ بننا چاہیے

جو شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور اعتقادات کا عالم ہو اور ان کے مطابق عمل نہ کرے وہ عالم نہیں ہے۔

(حضرت دوست محمد قندھاری نقشبندیؒ)

بزرگوں کا دستور العمل

ہمارے بزرگوں کا طریقہ پرہیزگاری، تقویٰ، صبر، قناعت، توکل اور رضا ہے۔ آپ کو بھی چاہیے کہ ان باتوں پر قائم و مستقیم رہیں۔ اور ایک سانس بھی یاد حق تعالیٰ سے غفلت اور کاہلی میں نہ گذرے۔ ایک ساعت کے لیے باخدا ہونا ملک سلیمانی سے بہتر ہے۔

(ایضاً)

پاکیزہ خیالات

جو شخص بیداری میں اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھتا ہے۔ تو خواب میں بھی اس کے خیالات خراب نہیں ہوتے۔

(قریشی مسکین پوریؒ)

اسلام میں رہبانیت نہیں

ریاضات و مجاہدات میں سے جو بھی سنت کے موافق ہو وہ مبارک ہے۔ رہبانیت کی قسم میں سے نہ ہو کیونکہ "لا رھبانیۃ فی الاسلام" (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے) اپنے اوقات کو تلاوت قرآن مجید، طول قنوت کو خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھے۔ اور کلمہ طیبہ کے ورد میں معمور رکھیں۔

(حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ)

کسی کی دل آزاری نہ کریں۔

حضرت شیخ عبداللہؒ نے فرمایا ہے کہ درویشی فقط نماز و روزے کا نام نہیں ہے اور نہ صرف احیائے شب (رات کو عبادت کے لئے جاگنا) ہے۔ (علاوہ ازیں) درویشی یہ بھی ہے کہ کسی کی دل آزاری نہ کی جائے۔ اس خوبی کو حاصل کرو گے تو واصل ہو گے۔ (اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا)

(ایضاً)

مولانا مفتی محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: قاضی انوار لعلین انوار

حضرت مولانا مفتی محمد سعید میانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالٰے نے ایک بلند مقام عطا کیا ہے۔ آج بھی ان کے سیکڑوں تلامذہ ملک و بیرون ملک اشاعت اسلام میں معروف ہیں مفتی صاحبؒ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا بدر عالم میرٹھی کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔ حضرت رائے پوریؒ کے مرید اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے رفقاء میں سے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ جہاں ایک جید عالم، فقیہ اعظم اور عالم باعمل تھے وہاں آپ ایک مجاہد خطیب بھی تھے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مرزا آنجہانی کے خلیفہ حکیم نورالدین بھیروی کو مسئلہ ختم نبوت میں شکست دی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہمراہ کئی مقامات پر دورے کیے اور قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ ایک کتاب "بھونچال بر لشکر دجال" لکھ کر قادیانیت کے دانت کھٹے کیے اور چیلنج کے باوجود کوئی قادیانی اس کتاب کا جواب نہ لکھ سکا سن ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی کمزوری اور ضعف کے باوجود بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا اور کئی مرتبہ شاہ پور صدر اور سرگودھا جیل میں قید کیے گئے۔ جیل سے رہائی کے بعد اپنے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحبؒ نے اعلان فرمایا کہ آئندہ جمعہ قریبی گاؤں گھوگھیاٹ میں ادا کیا جائے گا اور ختم نبوت کے موضوع پر نلا تاقیٰ علماء بھی خطاب کریں گے حضرت مفتی صاحبؒ کی زبانی یہ اعلان جب لوگوں نے سنا تو ختم نبوت کے دیوانوں کے دل خوشی سے مچل اٹھے کیونکہ گھوگھیاٹ میں ختم نبوت کے جلسے کا اعلان خطرے سے خالی نہ تھا۔ گھوگھیاٹ جو ثانی ربوہ کی حیثیت رکھتا تھا اور وہاں کے قادیانی بااثر بھی تھے چنانچہ انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ حضرت مفتی صاحبؒ کو اپنے گاؤں نہ آنے دیا جائے ان کی طرف سے درخواستوں کے انبار ڈی۔ سی اور ایس پی سرگودھا کے ہاں لگ چکے تھے چنانچہ کمشنر سرگودھا کے حکم پر ڈی۔ سی اور ایس۔ پی حضرت مفتی صاحبؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ منظر بڑا دلکش اور عجیب تھا۔ جب ڈی۔ سی نے اپنی ٹوپی اتار کر حضرت مفتی صاحب کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور ایس۔ پی ہاتھ باندھ کر منت کر رہا تھا کہ گھوگھیاٹ نہ جائیں اور ختم نبوت کے جلسے کا پروگرام ملتوی کر دیں ورنہ کام خراب ہو جائے گا۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور عظمت کے لیے اگر خدا جان قبول فرمائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے بڑے سے بڑے خطرے سے ٹکرا جاؤں گا۔ لیکن اپنے اعلان سے باز نہیں آؤں گا۔ پھر کیا ہوا۔ پولیس اور لوگ جمعہ کے دن کی انتظار میں تھے ضلع بھر کی پولیس میانی مفتی صاحبؒ کے مکان پر جمع تھی۔ لوگ بھی مفتی صاحبؒ کی راہ تک رہے تھے اپنے پروگرام کے مطابق مجاہد ختم نبوت اور محدث کبیر مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا تلمیذ بڑے وقار کے ساتھ نکلا۔ بڑی عجیب کیفیت تھی۔ سر پر پگڑی، کندھے پر رومال ہاتھ میں اخروٹ کی کلہاڑی اور ساتھ نہ کوئی بندوق والا محافظ اور نہ ہی کوئی اور۔ صرف خدائے پاک کے بھروسہ پر گھر سے نکلے اور سیدھا گھوگھیاٹ کا رخ کیا۔ گاؤں میں داخل ہونا تھا کہ قادیانیوں نے صف ماتم بچھا لیا اور ختم نبوت کے دیوانوں کا ایک طویل جلوس بن گیا جو نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر، ختم نبوت۔ زندہ باد، مرزائیت۔ مردہ باد، مفتی محمد سعیدؒ۔ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے گھوگھیاٹ میں داخل ہوئے گویا مفتی صاحبؒ نے ثانی ربوہ کو فتح کر لیا۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے خطبۂ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی، نماز کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رو رو کر دعا کی اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہمیں کامیابی سے نوازا۔ دعا کے بعد حضرتؒ نے ختم نبوت کے عنوان پر اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا۔ جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل کے انبار لگا دیئے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے ہاتھ سینکڑوں قادیانی اسلام لائے اور ختم نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانیت سے توبہ کی۔

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے، تعمیراتی سامان مثلاً سریہ، سیمنٹ، مارل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لیے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دارالعلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
فون نمبر ۷۶۵ مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۶۴۴

ختم نبوت زندہ باد

مطب صدیقی
ھو الشافی

تشخیص فارم منگانے کے لیے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

کیا آپ کو معلوم ہے
تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے
ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں
اچھی طرح دیکھ کر خریدیں ہینڈل پر CANNON اس طرح واضح چھپا ہوا ہے
کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے
CANNON
آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں
CANNON soother
CANNON soother
کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!
تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری میں ۲۶ سالہ تجربہ کار

شیر کا پہرہ

محمد حسین کلیار، اسلام آباد

حضرت عمر فاروقؓ جب خلیفہ بنے تو آپؓ کی خلافت کی دھوم اور ہیبت دور دور تک پھیل گئی اور بہت زیادہ فتوحات ہونے لگیں۔ چنانچہ رومی سلطنت کے عیسائی بادشاہ ہرقل نے حضرت عمر کو قتل کرنے کے لیے ایک نصرانی پہلوان کو روانہ کیا اس کا نام طلیعہ تھا اور بادشاہ کا بہت معتمد تھا۔ ہرقل نے اس سے وعدہ کیا کہ اگر مدینے پہنچ کر حضرت عمرؓ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو تجھے دولت سے مالا مال کر دوں گا۔ طلیعہ جب حضرت عمرؓ کو قتل کرنے کی نیت سے مدینہ پہنچا تو ابھی بستی سے باہر ہی تھا کہ اس نے حضرت عمرؓ کو آتے ہوئے دیکھا۔ آپ بیواؤں اور یتیموں کے باغات کا معائنہ کرنے جا رہے تھے۔ طلیعہ آپؓ کو دیکھ کر ایک گھنے درخت پر چڑھ گیا۔ اتفاقاً حضرت عمرؓ بھی اسی درخت کے نیچے جا کر آرام فرما ہوئے اور لیٹ گئے اور آپ کی آنکھ لگ گئی۔ جب طلیعہ نے آپؓ کو سوتے ہوئے دیکھا تو اسے اسے یہ موقع غنیمت جانا اور آپؓ کو قتل کرنے کی نیت سے نیچے اترا جب طلیعہ نے تلوار نکالی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شیر حضرت عمرؓ کے پیروں سے نمودار ہوا۔ اسے دیکھتے ہی یہ شخص خوف سے کانپنے لگا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔ اور تلوار ہاتھ سے گر گئی۔ تلوار کے گرنے کی آواز سن کر حضرت عمر فاروقؓ کی آنکھ کھل گئی اور شیر غائب ہو گیا۔ آپؓ نے دیکھا کہ ایک اجنبی شخص بے ہوش پڑا ہے اور پاس ہی ننگی تلوار پڑی ہے۔ کچھ دیر بعد جب اس رومی پہلوان کو ہوش آیا تو آپؓ نے پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے اور کیوں بے ہوش پڑا ہے اس نے سارا واقعہ سنایا کہ میں آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیر آپ کے تلوے چاٹ رہا ہے اور شیر کے خوف کی وجہ سے میں بے ہوش ہو کر گرا اور

——— آپؓ جاگ پڑے۔ آپ نے پوچھا کہ وہ شیر اب کہاں ہے۔ آپؓ کا یہ فرمانا تھا کہ درخت کے اوپر سے آواز آئی کہ اے فاروقؓ تو ہمارے دین کی خدمت کر اور ہم تیرے دشمنوں سے تیری جان کی حفاظت کریں گے۔ یہ دیکھ کر اس رومی پہلوان نے کہا کہ اے عمرؓ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے کہ جنگل کے شیر تیری چوکیداری کرتے اور پہرہ دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے تیری تعریف کرتے ہیں لہٰذا آج سے میں بھی کلمہ پڑھتا ہوں اور وہ وہاں ہی مسلمان ہو گیا۔

(بستان اولیاء)

حضرت بلال اور عشق رسول

حضرت بلال حبشیؓ ایک غلام تھے اور حبشہ کے رہنے والے تھے۔ اور در پردہ مسلمان ہو چکے تھے جب آپ کے مسلمان ہونے کی خبر آپ کے آقا امیہ بن خلف کو ہوئی تو اُس نے بلا کر پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو گیا ہے تو آپؓ خاموش رہے۔ آپؓ کے جواب نہ دینے پر وہ سمجھ گیا کہ بلال مسلمان ہو گیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ اے بلال تو کس کی پوجا و پرستش کرتا ہے اس پر آپ نے جواب دیا کہ میں محمدؐ کے خدا کی پوجا کرتا ہوں۔ اس پر وہ ظالم غصے ہوا اور اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ بلال کے جسم میں ببول کے کانٹے لگاؤ۔ اور جب دھوپ شدت سے چمک رہی ہو تو اسے گرم ریت پر لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ دو۔ اور جب محمدؐ کے خدا کا نام لے تو کوڑے لگاؤ اور پھر شرارتی لڑکوں کو حکم دیا کہ بلال کے گلے میں رسی باندھ کر گلیوں میں گھسیٹو۔ لیکن اس کے باوجود آپؓ کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا کہ اَللہُ اَحَد، اَللہُ اَحَد۔ کہ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے جب حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت بلالؓ پر یہ ظلم و ستم دیکھا تو آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اور پھر حضرت بلال حضور پاک کی خدمت اقدس میں رہنے لگے اور ساری عمر حضورؐ کی خدمت اور غلامی میں گزاری جب آقائے نامدار اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضرت بلال حبشیؓ جو کہ مسجد نبویؐ میں اذان دینے پر مامور تھے مدینے کی گلیوں میں دیوانہ وار یہ کہتے ہوئے پھرتے کہ لوگو! اگر کسی نے میرے آقا مصطفےٰؐ کو کہیں دیکھا ہے تو بتا دے۔ میرے آقا نے مجھ سے پردہ کر لیا ہے خدارا مجھے میرے آقا سے ملاؤ۔ لیکن حضرت بلال مدینے میں رہ کر حضورؐ کی فرقت کو گوارا نہ کر سکے جب مدینے کے در و دیوار کو دیکھتے تو حضورؐ کی یاد ستاتی۔ بالآخر شہر حلب میں سکونت اختیار کر لی تقریباً ایک سال گزر گیا تو حضورؐ نے خواب میں حضرت بلال سے کہا کہ بلال تم نے میرا مدینہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اور کیا ہماری ملاقات سے تیرا دل سیر ہو گیا ہے اس کے بعد حضرت بلال پھر مدینے آ گئے۔ جب مدینے پہنچے تو سیدھے مسجد نبویؐ میں گئے اور دیوانوں کی طرح حضور پاک کو ہر طرف تلاش کرنے لگے کبھی صحن کی طرف جاتے اور کبھی دالان کی طرف جب اپنے مدعا کو کہیں نہ پایا تو سیدھے روضۂ اطہر پر پہنچے تو زار و قطار رو کر عرض کرنے لگے کہ حضورؐ غلام کو حلب سے بلایا ہے کہ ملاقات کر جاؤ اور خود چھپ گئے ہو یہ

کہہ کر بے ہوش ہو گئے جب اہل مدینہ کو آپ کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ کو اٹھا کر لے گئے۔ جب ہوش آیا تو حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ نے اذان کے لئے درخواست کی۔ کافی اصرار کرنے پر آپ نے اذان شروع کی۔ آپ نے اذان شروع کی تو مدینہ میں کہرام مچ گیا اور دورِ نبوت کی یاد تازہ ہو گئی۔ لیکن جب اشہد ان محمداً رسول اللہ پر پہنچے تو غش کھا کر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ جب ہوش آیا تو اہل مدینہ سے معذرت چاہی۔ کہ جب میں زمانۂ نبوت میں اذان پڑھتا تھا تو جب حضورؐ کا نام آتا تو حضورؐ کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ یہ جملہ کہتے ہوئے میں کس کو دیکھوں۔ آپؓ پھر مدینے سے حلب کی جانب چلے گئے۔

SS

مرسلہ: عبدالناصر خان۔ کراچی

خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خصائص نبوی سے وہ فضائل و کمالات مراد ہیں جو حق جل شانہ نے خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے اور انبیاء کرام میں سے کسی اور نبی کو اس میں شریک نہیں فرمایا۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے چند ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور پیغمبر کو نہیں دی گئیں۔

۱۔ میری بعثت تمام دنیا کی طرف ہوئی۔ مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ اور میں تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

۲۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ میری ذات پر سلسلۂ انبیاء ختم ہوا۔ میرے بعد کسی کو منصبِ نبوت نہیں دیا جائے گا۔

۳۔ مجھ کو جامع الکلم عطا کئے گئے یعنی ایسے مختصر اور جامع کلمات کہ لفظ تو تھوڑے ہوں مگر ان کے معانی بے شمار ہوں۔ جیسا کہ احادیث نبویہ کا مجموعہ اس کا شاہد ہے کہ وہ تمام حقائق حقہ اور اعمال صحیحہ اور مکارم اخلاق اور دین و دنیا کے تمام احکام اور دستور اور آئین اور قواعد و قوانین کا مجموعہ ہے۔

۴۔ مجھے رعب اور ہیبت کے ذریعے فتح و نصرت عطا کی گئی۔ بلا اسباب ظاہری کے ایک مہینہ کی مسافت تک میرے دشمن مجھ سے مرعوب اور خوف زدہ رہتے ہیں۔ یہ تائید غیبی تھی کہ ایک مہینہ مسافت تک دشمنوں کے دلوں میں آپ کا خوف ڈال دیا گیا۔

۵۔ تمام روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور مطہر بنادی گئی۔ یعنی میری امت کو ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ خواہ وہ مسجد ہو یا غیر مسجد۔ اور میرے لئے پاک مٹی سے تیمم کا حکم نازل ہوا کہ مجھے ہر جگہ تیمم کی اجازت ہے اور میرے لیے مٹی کو پانی کی طرح پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔

۶۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے حلال نہ تھا۔

۷۔ میرے پیرو تمام انبیاء و مرسلین کے پیروؤں سے زیادہ ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تمام امتوں کی صفیں ایک سو بیس ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی۔

۸۔ مجھے شفاعت کبریٰ کا مرتبہ عطا کیا گیا کہ قیامت کے دن اولین اور آخرین میری طرف رجوع کریں گے اور میں ان کے لئے بارگاہ خداوندی میں شفاعت کروں گا۔

۹۔ سب انبیاء و مرسلین سے پہلے میں اپنی امت کو پلصراط سے لے کر گذاروں گا۔

۱۰۔ اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ اور ابوبکر و عمر میرے دائیں اور بائیں ہوں گے اور جنت میں ہر نبی کے لئے حوض ہو گا اور میری حوض سب سے زیادہ وسیع اور پُر رونق ہو گا۔

SSS

نذرانہ عقیدت

بحضور دربار نبوی

بزمِ امکاں میں ثانی ہے نہ تیرا ہمسفر
چشمِ افلاک نے دیکھا نہیں تجھ سا دیگر
تو نے بت ہائے زباں رنگ و نسب یوں توڑے
ایک ہی صف میں کھڑے دیکھے ہیں اسود و احمر
در پہ آتا ہے ادب سے تیرے جبریلِ امیں
کتنی اونچی ہے تیری شان اے دیں کے سرور
تاجِ شاہاں تیرے نعلین پہ قرباں کر دوں
اور تیری خاکِ قدم پہ ہوں نچھاور افسر
حسن و رعنائی کے معیار وہ سب بھول گیا
جس نے ایک بار بھی دیکھا تیرا روئے انور
اک تیرے فیض کا پرتو ہے کلام مصباح
ورنہ اس میں ہے کہاں شعر و ادب کا جوہر

مصباح الدین راٹھور بڈھاگورایہ

ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ

مرزائی اپنے آقا انگریز کے اس مقولے پر عمل پیرا ہیں کہ جھوٹ اتنا بولو لوگ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔ حال ہی میں مرزائیوں نے ایک ٹریکٹ تقسیم کیا جسے ہمارے ایک ساتھی ملک محمد اعظم جوئیہ آف روڈہ ضلع خوشاب نے ہمیں بھیجا ہے۔ اس کا عنوان ہے "کوئی ہے جو اس سے عبرت حاصل کرے"۔ اس میں چند احادیث بیان کی گئیں جن میں کلمہ پڑھنے والے کو نہ تو قتل کیا جا سکتا ہے اور نہ اس پر منافقت کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔ ان احادیث کے بیان کرنے کے بعد یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ مرزائی چونکہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے کلمہ پڑھنے والے کو کافر یا منافق نہیں کہنا چاہیے۔ ہمارا بھی ان احادیث پر ایمان ہے کہ واقعی کسی مسلمان کو کافر اور منافق نہیں کہنا چاہیے۔ مگر مرزائیوں کا کفر اور ان کی منافقت ایک کھلی حقیقت ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کا مصداق ہیں۔ اذا جاءک المنفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ۔ یعنی یہ منافق جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔ وہ کلمہ پڑھ کر یقین دلاتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صاف اور واضح طور پر فرمایا۔ واللہ یعلم ان المنفقین لکذبون اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک یہ منافقین جھوٹے ہیں انہیں منافقین کے بارے میں قرآن کی اس آیت کریمہ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین سے جہاد اور قتال کرنے کا حکم ہے۔

رہی یہ بات کہ ہمیں کیسے پتہ چلا کہ مرزائی منافقت سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس کا جواب خود ان کی کتابوں میں موجود ہے۔ "ایک غلطی کا ازالہ" مرزا قادیانی کی مشہور کتاب ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ قرآن کریم کی آیت محمد رسول اللہ والذین معہ۔ کا مصداق میں ہوں۔ اگر کسی کا دل چیر کر نہیں دیکھا جا سکتا اور وہ بولتا بھی نہیں تو تحریریں بولتی ہیں۔ اور وہی تحریریں مرزائیوں کے کافر، مرتد، زندیق اور منافق ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بھی بے محل نہ ہوگا کہ مرزائی دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کو کافر جہنمی اور کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں۔ جیسا کہ مرزائیوں کی کتابوں سے صاف ظاہر ہے۔ اب اگر ہم یہی سوال قادیانیوں سے کریں کہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں۔ تمہارے پاس وہ کونسا آلہ ہے جس کے ذریعے تم نے یہ دیکھ لیا کہ دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان کافر جہنمی اور کنجریوں کی اولاد ہیں تو مرزائیوں کے پاس یقیناً اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا!

مرزائی اس قسم کی بحثیں ہر دور میں ہی چھیڑتے رہے ہیں۔ چند سال پیشتر مرزائیوں کی لاہوری پارٹی نے بھی قتل مرتد پر بحث کی تھی۔ جس کا جواب مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔ ذیل میں وہ مضمون پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں مرزائیوں کے مذکورہ بالا قسم کے بہت سے اعتراضات کا جواب موجود ہے۔

(محمد حنیف ندیم)

شریعت اسلام کا کھلا ہوا فیصلہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہونے کی سزا قتل ہے۔ آیات قرآنیہ کے بعد احادیث نبویہ کا ایک بڑا دفتر اس حکم کا صاف طور سے اعلان کر رہا ہے جن میں سے تقریباً تیس حدیثیں ہمارے زیر نظر ہیں۔ اس کے بعد اگر خلافت اسلامیہ کی تاریخ پر ایک نظر ڈالئے تو چاروں خلفائے راشدین سے لیکر بعد کے تمام خلفاء کا متواتر عمل بتلا رہا ہے کہ یہ مسئلہ ان بدیہیات اسلامیہ سے ہے کہ جس کا انکار کسی مسلمان سے متصور نہیں۔ لہٰذا ہم مختصر طور پر یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ مرتد کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے اور خلفائے راشدین اور بعد کے تمام خلفاء نے مرتدین کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔

قرآن عزیز اور قتل مرتد: اس بحث کو چونکہ مجھ سے پہلے اور فاضل نے بھی مفصل لکھ چکے ہیں اس لئے صرف ایک آیت کو مختصراً پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ: انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ۔ (الآیہ) یہ آیت ان لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرتد ہو گئے تھے جس کا طویل واقعہ اکثر کتب حدیث و تفسیر میں موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان لوگوں کو قتل کیا جیسا کہ صحیح بخاری اور فتح الباری وغیرہ تمام معتبر کتب حدیث و تفسیر میں موجود ہے اور امام بخاریؒ نے قتل مرتد کے بارہ میں اسی آیت سے استدلال کرنے کے لئے احکام مرتد کے ابواب کو اسی آیت سے شروع فرمایا ہے۔ نیز سورہ مائدہ کی تفسیر میں حضرت سعید ابن جبیر سے نقل کیا ہے کہ آیت میں محاربۃ اللہ سے مراد کافر ہونا ہے اور فتح الباری میں بحوالہ ابن بطال اسی کی تائید کی گئی ہے۔

الغرض آیت مذکورہ مرتد کے لئے سزائے قتل تجویز کرتی ہے۔ پھر قتل کے معنی مطلقاً جان لینے کے ہیں خواہ تلوار سے یا سنگساری سے یا کسی اور طریق سے

جیسا کہ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں اور صاحب اقرب الموارد نے اقرب میں نقل کیا ہے ۔

حدیث نبوی اور قتل مرتد | ہم نے نقل کیا ہے کہ کثیر التعداد احادیث اس مسئلہ کے ثبوت میں وارد ہوئی ہیں جن میں سے تقریباً تیس حدیثیں ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہمارے سامنے ہیں ۔ لیکن اخبار کے کالم اس کام کے لئے زیادہ موزوں نہیں معلوم ہوتے کہ ان میں اس قدر احادیث کا سلسلہ نقل کیا جائے اس لئے صرف ان گیارہ احادیث پر اکتفار کیا جاتا ہے جو کتب صحاح یعنی احادیث کی درسی کتابوں میں موجود ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اخبار کی دنیا کے لئے بہت زائد ہے :-

(۱) من بدل دینہ فاقتلوہ (رواہ البخاری و ابو داؤد والدارقطنی عن ابن عباس رض)

جو شخص اپنے دین اسلام کو بدلے اس کو قتل کر ڈالو ۔

(۲) حضرت ابو موسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے والئ یمن تھے ایک مرتبہ حضرت معاذ یمن پہنچے تو دیکھا کہ ان کے پاس ایک مرتد قید کر کے لایا گیا حضرت معاذ نے فرمایا :-

لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ و رسولہ ثلاث مرات فامر بہ فقتل (بخاری و مسلم و نسائی وابو داؤد واحمد)

میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اس کو قتل نہ کیا جائے یہی ہے اللہ اور رسول کا حکم تین مرتبہ یہی کہا ۔ چنانچہ اس کو قتل کیا گیا ۔ روایت کیا اس کو بخاری، مسلم، نسائی، ابو داؤد وغیرہ نے) ۔

(۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی ایک جماعت کے متعلق حکم فرمایا :-

اینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجراً لمن قتلھم یوم القیامۃ (بخاری و مسلم وغیرھما)

ان کو جہاں پاؤ قتل کر ڈالو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں ثواب ہے ۔ (بخاری و مسلم)

(۴) اسی مضمون کی ایک حدیث ابو داؤد نے حضرت ابو سعید خدری رض سے نقل کی ہے ۔

(۵) جب قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قتل کیا جس کا طویل واقعہ اکثر کتب حدیث بخاری وغیرہ میں موجود ہے ۔

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا قتل ہرگز حلال نہیں مگر تین شخصوں کو قتل کیا جائے گا ۔

النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ (بخاری و مسلم)

جان کے بدلے میں جان لی جائے اور بیاہا ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور اپنے دین اسلام اور جماعت مسلمین کو چھوڑنے والا ۔ (بخاری و مسلم)

(۷) اور جب حضرت عثمان غنی گھر کے اندر محصور تھے تو ایک روز گھر کی دیوار پر چڑھے اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلم کا قتل اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس سے تین کاموں میں سے کوئی کام سرزد نہ ہو اور وہ تینوں یہ ہیں :-

زنی بعد احصان وکفر بعد اسلام وقتل نفس بغیر حق (نسائی ترمذی ابن ماجۃ)

بیاہا ہونے کے بعد زنا کرنا اور اسلام کے بعد کافر ہونا اور کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا (نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

(۸) اور حضرت صدیقہ عائشہ رض سے بھی اسی مضمون کی کئی حدیثیں مروی ہیں دیکھو مسلم اور مستدرک حاکم وغیرہ

(۹) من غیر دینہ فاضربوا عنقہ (بخاری و مسلم عن زید بن ارقم)

جو شخص اپنے دین اسلام کو بدلے اسے قتل کر دو (بخاری و مسلم)

(۱۰) اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ (رواہ ابو داؤد عن جریر رض)

جب کوئی اسلام چھوڑ کر کفر کی طرف بھاگے تو اس کا خون حلال ہے (ابو داؤد)

(۱۱) من جحد اٰیۃ من القرآن فقد حل ضرب عنقہ (ابن ماجۃ عن ابن عباس رض)

جو شخص قرآن کی کسی آیت کا انکار کرے اس کی گردن مار دینا حلال ہو گیا ۔ (ابن ماجہ)

یہ سب حدیثیں وہ ہیں جو صحاح کی کتابوں میں موجود ہیں اور اکثر صحیحین بخاری و مسلم میں مذکور ہیں ان تمام فرامین نبویہ کے ہوتے ہوئے ایڈیٹر "پیغام صلح" یہ کہنا "قتل ان کے علم کی داد دینا ہے کہ (سنت نبویہ میں قتل مرتد کا کوئی اسوہ نہیں ملتا) اس کے جواب میں ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ جانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ کی احادیث میں دخل دینا ہی ان کی اصولی غلطی اور خواہ مخواہ دخل در معقولات ہے ان کو چاہئے کہ وہ اپنے مقتدی مسیح نبی، میکائیل عیسیٰ موسیٰ ابراہیم آدم، مرد، عورت، حاملہ حائضہ غرض ہر رنگی مقتدا کی عبارات اور اس کے ادھیڑ بن میں لگے رہیں اور احکام اسلامیہ کو ان لوگوں کے سپرد کریں جو اس کے اہل ہیں ۔

خلفاء راشدین اور قتل مرتد | اس بحث میں سب سے پہلے افضل الناس بعد الانبیاء خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رض کا عمل ملاحظہ فرمایئے ۔

(۱) شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں حضرت عمر رض سے نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور مدینہ کے اردگرد میں بعض عرب مرتد ہو گئے تو خلیفہ وقت صدیق اکبر رض شرعی حکم کے مطابق ان کے قتل کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور عجب یہ کہ فاروق اعظم جیسا اسلامی سپہ سالار اس وقت ان کے قتل میں بوجہ نزاکت وقت تامل کرتا ہے ۔ لیکن یہ خدا کی صدق تھیں جن میں مصالحت سے کام لینا صدیق کی نظر میں

مناسب نہ تھا اس لئے فاروق اعظم رضؓ کے جواب میں بھی یہی فرمایا ۔

هيهات هيهات مضى النبي صلى الله عليه وسلم وانقطع الوحي والله لاجاهدهم ما استمسك السيف في يدي ۔

ہیہات ہیہات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور وحی منقطع ہوگئی خدا کی قسم میں ضرور اُن سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک میرا ہاتھ تلوار کو پکڑے گا ۔

یہاں تک کہ فاروق اعظم کو بھی بحث کے بعد حق واضح ہوگیا اور اجتماعی قوتوں سے مرتدین پر جہاد کیا گیا اور ان میں سے بہت سے تہ تیغ کر دیئے گئے (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

(۲) حوالئی مدینہ سے فارغ ہوکر صدیق اکبرؓ مسیلمہ کذاب کی طرف متوجہ ہوئے جو نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے باجماع صحابہ مرتد قرار دیا گیا تھا چنانچہ ایک لشکر حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں اس کی طرف روانہ کیا جس نے مسیلمہ کذاب کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۔ (فتح الباری وتاریخ الخلفاء ص ۵۶)

اس واقعہ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت مرتد ہے اگرچہ وہ کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے ۔ یا کوئی تاویل کرے کیونکہ مسیلمہ کذاب جس کو صدیق اکبرؓ نے قتل کرایا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنی اذان میں اشهد ان محمدا رسول الله کا اعلان کرتا تھا (تاریخ طبری ج ۲) پھر جس جرم میں اس کو مرتد واجب القتل سمجھا گیا وہ صرف یہ تھا کہ آپ کی نبوت کو ماننے کے باوجود اپنی نبوت کا بھی دعویٰ کرتا تھا جیسا کہ مرزا صاحب کا بعینہٖ یہی حال ہے ۔

(۳) پھر ۱۱ھ میں بحرین میں کچھ لوگ مرتد ہوگئے تو ان کے قتل کے لئے علاء ابن الحضرمی کو روانہ کیا (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

(۴) اسی طرح عمان میں بعض لوگ مرتد ہوگئے تو آپ نے ان کے قتل کے لئے عکرمہ ابن ابی جہل کو حکم فرمایا (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

(۵) اہل بحیر میں سے چند لوگ اسلام سے پھرے تو صدیق اکبرؓ نے بعض مہاجرین کو اُن کے قتل کے لئے بھیجا (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

(۶) اسی طرح زیاد بن لبید انصاریؓ کو ایک مرتد جماعت کے قتل کے لیے حکم فرمایا (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

یہ تمام واقعات وہ ہیں جو اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ اور افضل الناس بعد الانبیاء کے حکم سے ہوتے اور صحابہ کرام کے ہاتھوں ان کا ظہور ہوا ۔ صحابہ کی جماعت تھی جو کسی خلافِ شرع حکم کو دیکھنا موت سے زیادہ ناگوار سمجھتے تھے کیسے ہوسکتا تھا کہ اگر معاذ اللہ صدیق اکبر رضؓ بھی کسی خلاف شریعت حکم کا ارادہ کرتے تو تمام صحابہ اُن کی اطاعت کر لیتے اور خونِ ناحق میں اپنے ہاتھ رنگتے ۔

لہٰذا یہ واقعات اور اسی طرح باقی تمام خلفائے راشدین کے واقعات تنہا صدیق اکبرؓ وغیرہ کا عمل نہیں بلکہ تمام صحابہ کرام کا اجماعی فتویٰ ہے کہ شریعت میں مرتد کی سزا قتل ہے ۔

خلیفہ ثانی فاروق اعظمؓ اور قتل مرتد

(۱) آپ معلوم کر چکے ہیں کہ مذکور الصدر تمام واقعات میں فاروق اعظم رضؓ بھی صدیق اکبرؓ کے ساتھ شریک مشورہ تھے ۔

(۲) فاروق اعظمؓ نے چند مرتدین کے متعلق اپنے لوگوں سے کہا کہ ان کو تین روز تک اسلام کی طرف بلانا چاہئیے اور روز آنہ ان کو ایک ایک روٹی دی جاتے اگر تین روز تک نصیحت کے بعد بھی ارتداد سے توبہ نہ کریں تو قتل کر دیا جائے ۔ (شفا قاضی عیاض)

خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ اور قتل مرتد

(۱) جو احادیث ہم اوپر نقل کر کے آئے ہیں ان میں گذر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ خود قتلِ مرتد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سمجھتے تھے اور لوگوں سے اس کی تصدیق کراتے تھے ۔

(۲) کنز العمال میں بحوالہ بیہقی نقل کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں : من كفر بعد ايمانه طائعا فانه يقتل (کنز ص ۷۹ ج ۱) جو شخص ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کافر ہو جاوے اس کو قتل کیا جاوے ۔

(۳) سلیمان ابن موسیٰ نے حضرت عثمان کا دائمی طرز عمل یہی نقل کیا ہے کہ مرتد کو تین مرتبہ توبہ کرنے کے لئے فرماتے تھے اگر قبول نہ کرتا تو قتل کر دیتے تھے ۔ (کنز العمال ص ۷۹ ج ۱)

(۴) امام المحدثین عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتد حضرت ذی النورین کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اس کو تین مرتبہ توبہ کی طرف بلایا اس نے قبول نہ کیا تو قتل کر دیا ۔ (کنز العمال ص ۷۹ ج ۱)

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک مرتبہ اہل عراق میں سے ایک مرتد جماعت کو گرفتار کیا اور ان کی سزا کے بارے میں مشورہ کے لئے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں خط لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا ۔

اعرض عليهم دين الحق فان قبلوا فخل سبيلهم وان لم يقبلوا فاقتلهم (من الكنز) ان پر دین حق پیش کرو اگر قبول کر لیں تو ان کو چھوڑ دو ورنہ قتل کر دو (کنز)

خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور قتل مرتد

(۱) امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بعض مرتدین کو قتل کیا (بخاری)

(۲) حضرت ابو الطفیلؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بنی ناجیہ کے قتال کے لئے لشکر بھیجا تو اس میں میں بھی شریک تھا ہم نے دیکھا کہ ان لوگوں میں تین فرقے ہیں (۱) بعض پہلے نصاریٰ تھے پھر مسلمان ہوئے اور اسی پر ثابت قدم رہے (۲) اور بعض نصاریٰ تھے اور ہمیشہ اسی مذہب پر رہے (۳) اور بعض لوگ وہ تھے کہ پہلے نصرانیت چھوڑ کر مسلمان ہوگئے تھے اور پھر نصرانیت کی طرف لوٹ گئے ۔ جماعت کے امیر نے اس تیسرے فرقے سے

کہا کہ اپنے خیال سے توبہ کرو اور پھر مسلمان ہو جاؤ انہوں نے انکار کیا تو امیر نے ہمیں حکم دیا ہم سب ان پر ٹوٹ پڑے اور مردوں کو قتل اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔

(۳) عبد الملک بن عمیرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مستورد ابن قبیصہ گرفتار کر کے لایا گیا جو اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا تھا آپ نے حکم دیا کہ ٹھوکروں میں مسل کر مار ڈالا جائے۔

یہ ان خلفاء راشدین کا عمل ہے جن کی اقتداء کے لئے تمام امت اسلامیہ مامور ہے اور جن کے متعلق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین (مشکوٰۃ)

تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی اقتداء کرو۔

کیا مرتد کیلئے محاربہ اور سلطنت کا مقابلہ شرط ہے

ہماری مذکورہ بالا تحریر میں اس کا کافی جواب آچکا ہے کیونکہ اول تو جو احادیث سزائے مرتد کے بارے میں نقل کی گئی ہیں ان میں کوئی محاربہ اور مقابلہ کی شرط نہیں، بلکہ عموماً مرتد کے قتل کا اعلان ہے۔ اس کے بعد جن لوگوں کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے سزائے ارتداد میں قتل کیا ہے ان میں دونوں قسم کے آدمی ہیں وہ بھی جو مرتد ہونے کے بعد محاربہ کے لئے کمربستہ ہوتے اور وہ بھی جن سے کسی قسم کا ارادہ فساد یا محاربہ کا ظاہر نہیں ہوا۔

وہ لوگ جو قتل مرتد کو یہ کہہ کر اڑا دینا چاہتے ہیں کہ اسلام میں صرف انہیں مرتدین کے قتل کا حکم ہے جو محاربہ اور سلطنت کے مقابلہ پر آمادہ ہوں وہ آنکھیں کھولیں اور احادیث اور عمل سلف پر نظر ڈالیں کہ وہ کیا بتلاتے ہیں۔

کیا سزائے ارتداد میں سنگسار بھی کیا جا سکتا ہے۔

مذکورۃ الصدر احادیث اور واقعات سلف نے اس سوال کو بھی طے کر دیا ہے کیونکہ ان سے واضح ہو چکا ہے کہ اصل سزائے ارتداد قتل ہے اور ہم بحوالہ امام راغب اصفہانی اور دیگر اہل لغت یہ نقل کر چکے ہیں کہ قتل کے معنی جان لینا ہے خواہ تلوار سے یا سنگسار سے یا کسی اور ذریعہ سے لہٰذا جب سزائے قتل مرتد کے لئے ثابت ہو گئی تو امام وقت کو اختیار ہے کہ مصالح وقت کو دیکھ کر جس صورت سے چاہے قتل کرے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا واقعہ ابھی نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتد کو زیادہ سرکش سمجھ کر پاؤں میں مسل کر مارنے کا حکم کر دیا۔

خلفاء راشدین کے بعد باقی خلفاء اسلام اور قتل مرتد

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مختار ابن ابی عبید کو اسی جرم میں قتل کیا تھا جو آج مرزا صاحب کے لئے معراج ترقی ہے یعنی اس کے دعوے نبوت کو ارتداد قرار دے کر قتل کیا گیا ہے (فتح الباری ص ۲۸۸ ج ۶ و تاریخ الخلفاء ص ۱۵۰)

خالد قسری نے اپنے زمانۂ حکومت میں جعد ابن درہم کو ارتداد ہی کی سزا میں قتل کیا (فتح الباری ص ۲۲۹ ج ۱۲)

عبد الملک ابن مروان نے اپنے زمانۂ خلافت میں حارث نامی ایک شخص کو اسی جرم میں قتل کیا جو آج مرزا صاحب کا دعویٰ اور ان کی امت کا مذہب ہے (یعنی دعوئ نبوت)۔ (شفاء قاضی عیاض ص ۲۸۱)

خلیفہ منصور نے اپنے عہد خلافت میں فرقہ باطنیہ کے مرتدین کو قتل کیا۔ (فتح الباری ص ۲۲۹ ج ۱۲)

یہ بھی یاد رہے کہ فرقہ باطنیہ کا بانی بھی ابتداء میں ایک صوفی مزاج آدمی تھا مسلمانوں کی عموماً اور اہل بیت کی خصوصاً بہت ہمدردی کا دعویٰ کرتا تھا۔ شروع میں مرزا صاحب کی طرح لوگوں پر تصوف کا رنگ ظاہر کیا۔ اور کچھ لوگ معتقد ہو گئے تو نبوت کا دعوے دار بن گیا اور اسی جرم میں واجب القتل سمجھا گیا۔

خلیفہ مہدی منصور کے بعد مہدی تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوتے تو باقی ماندہ باطنیہ کے استیصال کی فکر کی اور ان میں سے بہت سے آدمی موت کے گھاٹ اتار دیئے (فتح الباری)

خلیفہ معتصم باللہ نے اپنے عہد خلافت میں ابن ابی الغراقیر کو اس لئے قتل کیا کہ وہ اسلام سے مرتد ہوا تھا (شفاء ص ۲۸۲)

قاضی عیاض نے شفاء میں بہت سے مرتدین کے قتل کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

وفعل ذالک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم واجمع علماء وقتھم علی صواب فعلھم

(شفاء مصری ص ۲۸۲)

اور بہت سے خلفاء اور بادشاہوں نے مرتدین کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے اور ان کے زمانہ کے علماء نے ان کے فعل کے موافق شرع ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

ہمیں اس مختصر گذارش میں تمام خلفاء کی تاریخ اور ان کے قتل مرتد کے واقعات کا استیعاب کرنا نہیں ہے بلکہ چند خلفائے اسلام کے طرز عمل کا نمونہ پیش کر کے ایڈیٹر پیغام صلح کو یہ دکھلا دینا ہے کہ آج نعمت اللہ مرزائی کے قتل پر کس وجہ سے جو طرح طرح کے الزامات دولت کابل پر لگائے جا رہے ہیں وہ درحقیقت نہ صرف تمام خلفائے اسلام اور اسلامی سیاست پر عیب لگانا ہے بلکہ خلفائے راشدین کی سنت پر بیہودہ اعتراض اور احکام قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر الزام ہے (نعوذ باللہ منہ)

ائمہ اربعہ اور قتل مرتد

ایڈیٹر پیغام صلح نے جہاں تمام احکام قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور تعامل سلف کو پس پشت ڈال کر قتل مرتد کا انکار کر دیا تو کیا عجب ہے کہ اس نے فقہ حنفی کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اور نہایت وقاحت کے ساتھ کہہ دیا کہ فقہ حنفیہ میں اس کی کوئی تصریح نہیں ملتی۔ ہم یہ دکھلا دینا چاہتے ہیں کہ مرتد کے لئے سزائے قتل نہ فقط فقہ حنفی کا متفق علیہ مسئلہ ہے بلکہ کل فقہائے امت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کا اجماعی حکم ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ دیکھو جامع صغیر مصنفہ امام محمد (ص ۸۷) ویعرض علی المرتد حرّاً کان او عبداً

باقی صفحہ ۳۰ پر

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۸۳-۸۴ء

حالات و واقعات

تحریر: مولانا اسمٰعیل صاحب شجاع آبادی

مولانا اسلم قریشی کے اغوا سے پورے ملک میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد شریف جالندھری سیالکوٹ تشریف لے گئے متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او سے ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست کی گئی مذکورہ تھانے دار نے پرچہ درج کرنے سے انکار کیا تو مجلس کا ایک وفد گوجرانوالہ ڈویژن کے اس وقت کے ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد کو ملا۔ اور صورت احوال سے آگاہ کیا۔ ڈی آئی جی کے حکم پر پرچہ درج ہوا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری تقریباً ۱۰-۱۸ دن تک سیالکوٹ میں مقیم رہے تاکہ کیس کی نگرانی کر سکیں سیالکوٹ سے فیصل آباد، ملتان کندیاں شریف کے دورے پر تشریف لے گئے، دوبارہ جب سیالکوٹ کا پروگرام بنایا تو مقامی حکام نے آپ کا سیالکوٹ میں داخلہ بند کر دیا جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ مولانا کیس کی پیروی نہ کر سکیں اور نہ ہی کارکنوں کو کوئی ہدایات جاری کر سکیں۔ حکام کا یہ رویہ مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے الجھانے کا سبب بن گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پورا ملک سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا تاج محمود، ملک کے نامور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی اور دیگر علماء کرام وقتاً فوقتاً سیالکوٹ جاتے رہے تاکہ حالات کا جائزہ لے کر مولانا کی بازیابی کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کر سکیں۔

مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اس لیے اغوا کیا کہ مولانا نے "قادیانی نبی" کے پوتے ایم ایم احمد پر یحییٰ خان کے دور حکومت میں اس وقت قاتلانہ حملہ کیا جب یحییٰ خان ایک سرکاری دورے پر ایران گیا اور قائم مقام صدر ایم ایم احمد کو بنایا مولانا قریشی ان دنوں سیکرٹریٹ میں ملازم تھے جب ایم ایم احمد قصر صدارت میں داخل ہونے لگا تو ان کی غیرت نے ایک مرتد کو پاکستان کی کرسی صدارت پر دیکھنا گوارا نہ کیا تو لفٹ میں ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کر دیا مذکور اگرچہ مرنے سے بچ گیا لیکن پاکستان کی مقدس کرسی صدارت پر نہ بیٹھ سکا۔

مولانا قریشی کو گرفتار کر لیا گیا کیس چلا قادیانیوں نے مکمل اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا جس سے مولانا کو چودہ سال سزا ہوئی حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی مساعی سے چار سال بعد رہا ہو گئے رہائی کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے زیر اہتمام "تربیتی کورس" کی تکمیل کے بعد سیالکوٹ میں جماعت کے مبلغ بن گئے اور تبلیغی مساعی زور دار طریقہ پر شروع کر دی اس سلسلہ میں ۱۷ فروری کو سیالکوٹ سے "معراج کے" نامی گاؤں میں جہاں کچھ تعداد قادیانیوں کی بھی ہے تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں اغوا کر لئے گئے۔

سیالکوٹ کے مسلمانوں نے جب دیکھا کہ مولانا قریشی کا مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا تو انہوں نے "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کو مداخلت کرنے اور کیس سنبھالنے کی درخواست کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمود کے علاوہ ملک منظور الٰہی اعوان، جناب پیر بشیر احمد، حبیب اسلم قریشی نے آئی جی پنجاب جناب راؤ لئیق احمد خان سے مورخہ ۴ مارچ کو ملاقات کی اور پاکستان بھر کے مسلمانوں میں پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا۔

- مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک وفد وفاقی وزیر محنت "غلام دستگیر" سے ملا اور مولانا اسلم قریشی کیس کی سنگینی اور عوامی اضطراب کی طرف توجہ دلائی۔
- مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر منظور الٰہی ملک نے صدر سے ٹیلی فون پر بات کی اور ذاتی دلچسپی لینے کی درخواست کی۔
- مولانا قریشی کی گمشدگی پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا کراچی سے خیبر تک اور لاہور سے کوئٹہ تک پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسوں کا جال بچھا دیا گیا قراردادیں پاس ہوئیں ٹیلی گرام بھیجے گئے پریس کانفرنسیں کی گئیں۔
- ۲۷ اپریل کو "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ملتان میں حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دیگر تنظیمی امور کے علاوہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ پورے ملک میں مورخہ ۲۰ مئی کو یوم احتجاج منایا جائے اور ۲۰ مئی کے بعد سیالکوٹ میں یوم دعا منایا جائے۔
- قبل ازیں مورخہ ۱۵ اپریل کو جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے کنونشن منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں اور علماء کرام نے حکومت کی مجرمانہ خاموشی پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے مولانا قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔
- مورخہ ۲۲، ۲۳ اپریل کو سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا۔
- مورخہ ۲۰ مئی کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ قراردادیں، پریس کانفرنسیں اور ٹیلی گرامز کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا قریشی کو تلاش کیا جائے۔
- صدر پاکستان کے حکم پر اعلیٰ پولیس افسروں کی

ایک ماہر ٹیم مقرر کر دی گئی جس میں ایک ایس پی، سی ڈی ایس پی، ۱۰ انسپکٹر، جو سیالکوٹ پہنچ کر ریکارڈ اپنی تحویل میں لیں گے اور از سر نو تفتیش کریں گے۔ (ایک خبر)

قبل ازیں ایک تفتیشی ٹیم سربائی کرائمز برانچ بنی تھی جو تفتیش میں ناکام رہی۔

- ایک سو مزدور رہنماؤں کا اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں احتجاجی پروگرام تشکیل دئے گئے۔

- ڈیرہ اسماعیل خان میں ۲۰ مئی کو یوم احتجاج منانے کے لئے مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اکٹھا جمعہ پڑھنے کا پروگرام بنایا انتظامیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالقدوس، مولانا احمد شعیب، خواجہ محمد زاہد، چوہدری محمد شریف ایڈووکیٹ کو ایک ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ مولانا علاؤالدین، مولانا عبدالسلام صوفی ریاض الحسن گنگوہی کو ۱۶ ایم پی او کے تحت اور جمعہ کا انتظام کرنے والے کارکنوں عبدالشکور، غلام رسول، محمد اکبر وغیرہ کو نامعلوم دفعہ کے تحت زیر حراست لے لیا گیا۔

- ۲۰ مئی کے کامیاب یوم احتجاج کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو سیالکوٹ میں مولانا مفتی نثار احمد نعیمی کی مسجد واقع دو دروازہ باغ میں یوم دعا منانے کا فیصلہ کیا۔

- یوم دعا کو کامیاب بنانے اور سیالکوٹ میں رابطہ عوام مہم کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا قاضی اللہ یار خاں، مولانا خدا بخش شجاع آبادی مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف جتوئی، محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا ضیاءالدین آزاد، مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی، مولانا فاروق احمد سیالکوٹ پہنچ گئے۔ انہی دنوں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، اور مولانا منظور احمد الحسینی برطانیہ، اسپین اور سودیہ کا دورہ کر کے وطن واپس پہنچے۔

- ۲ جون سجاری مسجد ربوہ کے امام مولانا اللہ دتہ کو قادیانی غنڈوں نے مار مار کر لہولہان کر دیا۔ پولیس مجرموں کو تلاش کر رہی ہے۔

- شکار پور (سندھ) کے حق گو عالم دین مولانا حبیب اللہ شہید کر دیئے گئے۔

- ایک پولیس افسر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمود کو خفیہ طور پر کہا کہ اگر آپ اسلم قریشی کو تلاش کرنا چاہتے ہیں تو گوجرانوالہ رینج کے ڈی۔ آئی۔ جی کو تبدیل کرائیے بغیر موصوف کو تلاش کرانا ممکن ہے واضح رہے کہ مجلس پہلے ہی یہ مطالبہ کر چکی تھی۔

- مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو سیالکوٹ کی عظیم الشان جامع مسجد عزیزیہ حنفیہ دو دروازہ باغ میں یوم دعا منایا گیا جس میں ہزاروں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی مقامی انتظامیہ نے یوم دعا کو ناکام کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن باایں ہمہ سندھ، بلوچستان صوبہ سرحد اور پنجاب کے بہت سے شہروں سے مسلمانوں نے جوق در جوق شرکت کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد

بقیہ مجلس کے راہنماؤں کا بیان

قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلم قریشی کے اغوا میں قادیانی سازش میں پنجاب پولیس کے بعض اہلکار برابر کے شریک ہیں۔ اور اخبارات میں شائع ہونے والا بیان مولانا اسلم قریشی کی برین واشنگ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کو پنجاب پولیس نے اپنی حراست میں رکھا ہوا ہے اور انہیں شاہی قلعہ سے بد تر جگہ میں ٹھہرایا ہوا ہے۔ جہاں وہ انتہائی سخت پہرے کی وجہ سے نیند بھی نہ کر سکے۔ دوسری غور طلب بات یہ بھی ہے کہ مبینہ اسلم قریشی کو کئی گھنٹہ تک ٹی وی پر پیش کر کے بیان لیا گیا۔ لیکن آئی جی پولیس نے اپنے بیان میں کہا ابھی کچھ باتیں صیغۂ راز میں ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب پولیس مزید ایسا بیان دلوانا چاہتی ہے۔ جو ان کے مفید مطلب ہو۔ انہوں نے اپنے بیان میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے بیان کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اگر واقعی اسلم قریشی کو برآمد کر لیا ہے تو پھر پنجاب حکومت کو چاہیئے کہ انہیں رہا کر دے تاکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کے راہنما ان سے ملاقات کے بعد عوام کے سامنے صحیح صورت حال رکھ سکیں۔

بقیہ: آئی جی

کو یقین ہو گیا کہ اسلم قریشی کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ وہ گم ہے۔ چنانچہ پولیس نے اس کی گمشدگی کا معمہ حل کرنے کی طرف توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل پولیس کو اطلاع ملی کہ یہ شخص ایران میں ہے۔ چنانچہ پولیس ایران سے اس شخص کو واپس لینے کے بارے میں شک دور کرتی رہی اور بالآخر وہ شخص خود ہی برآمد ہو گیا۔ آئی جی پنجاب نے کہا کہ جو واقعات اسلم قریشی نے بتائے ہیں ان میں بعض واقعات کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے جن کی بعد میں تصدیق کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں قانونی مشیروں سے مشورہ کیا جا رہا ہے، اور اس کی روشنی میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(نوائے وقت ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء کراچی)

بقیہ: مفتی احمد الرحمان

مولانا اسلم قریشی نہیں ہے بلکہ کوئی اور ہے جس کے منہ سے مولانا اسلم قریشی کی خود ساختہ کہانی منسوب کی گئی ہے اور اگر وہ مولانا اسلم قریشی ہے تو پھر اغوا کے بعد چھ سال تک ان کی برین واشنگ کی گئی ہے تاکہ ان کے منہ سے اس نوع کا بیان دلایا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا اسلم قریشی کے حوالے سے پیش کیے جانے والے شخص نے جس کہانی کو دہرایا ہے وہ کسی قادیانی ذہن کی تخلیق معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم صحیح حقائق جمع کر سکیں۔

(جسارت کراچی ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء)

شریف جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے علاوہ تمام مرکزی مبلغین نے شرکت کی انتظامیہ نے شہر کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ نیز اخبارات میں یہ سرِپا خبریں شائع کی گئیں کہ یہ اجتماع ایم آر ڈی کی طرف سے منعقد ہو رہا ہے پیپلز پارٹی کے قائدین جنرل ٹکا خان، راؤ رشید، مولانا احترام الحق شرکت کر رہے ہیں مقامی مجلس عمل کے رہنماؤں کے بیانات چھپنے سے روک دیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمودؒ نے جماعت کے ترجمان کی حیثیت سے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی، مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کا مسئلہ پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کا مسئلہ ہے جس میں کسی قسم کی رواداری نہیں برتی جائے گی۔ آخر میں شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے انتہائی الحاح و زاری سے پروردگار عالم سے دعا کی کہ لوگوں کی رونے کی وجہ سے ہچکیاں اور سسکیاں بندھ گئیں حضرت نے دعا کرتے ہوئے کہا: اے مولا آپ ہم ضعیف اور کمزوروں پر قوی اور قادر ہے جن حکام نے مظلوموں کی حمایت کرنی تھی وہ ظالموں کے مددگار اور وکیل بنے ہوئے ہیں مولا قوم کمزوروں، عاجزوں اور اپنے پیارے نبیؐ کے دل گیروں کی نصرت فرما، مولانا اسلم قریشی کا مسئلہ حل فرما دے (وغیرہ)

دعا کے لئے جب مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا فضل رسول حیدر، مفتی مختار احمد نعیمی ایک ہی لائن میں کھڑے ہو کر بدست بدعا ہوئے تو دیوبند و بریلوی اتحاد کا خوب نظارہ تھا۔

بہر حال رکاوٹوں، افواہوں اور غلط پروپیگنڈے کے باوجود عظیم کامیابی ہوئی۔

• مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام یکم سے ۱۷ رمضان المبارک درس قرآن کے اجتماعات سے مجلس کے مرکزی قائدین نے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔

• جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے اجتماعات میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں احتجاج کیا گیا مولانا خان محمد مدظلہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ نے ایک بیان میں کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے مسلسل احتجاج جاری ہے اس کے باوجود حکومت کی طرف سے کسی پیش رفت کا مظاہرہ نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا رویہ مستحسن نہیں قرار دیا جا سکتا انہوں نے مسلمانان پاکستان سے پُرزور اپیل کی کہ وہ جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے اجتماعات میں مولانا قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں احتجاج کریں۔

• حرم مکہ کے امام فضیلۃ الشیخ محمد ابن عبداللہ السبیل نے اپنے ایک خط میں جو مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب اور مولانا منظور احمد الحسینی کے نام تھا۔ مولانا اسلم قریشی کے اغوا پر قلبی رنج و غم کا اظہار کیا اور حکومت پاکستان سے مولانا کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔

• مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا وفد مرکزی رہنماؤں کی قیادت میں کرائمز برانچ کی ٹیم اور اس کے سربراہ ایس پی راجہ سرفراز احمد کرائمز برانچ لاہور سے ملا اور اس سلسلہ میں اپنے خدشات اور دلائل پیش کئے اور مرزائیوں کے اس الزام کی بھرپور تردید کی کہ مولانا قریشی بیرون ملک روزگار کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں۔

• حکومت نے مولانا اسلم قریشی کیس کو دبانے کے لئے اور تحریک سے لاتعلقی کے لئے مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کو تین لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔ مفتی صاحب نے اس کا نوٹ کر کے واپس بھجوا دیا۔ اور کہا کہ میں اسلم قریشی صاحب کے خون کی قیمت وصول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے "یوم دعا" کو روکنے کے لئے ان پر زبردست دباؤ ڈالا گیا اور سیالکوٹ آنے کے لئے ان کا راستہ روکا گیا۔

مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی پر روزنامہ نوائے وقت کا اداریہ

سیالکوٹ کے ایک مشہور عالم دین مولانا اسلم قریشی کی پُراسرار گمشدگی کو چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے جب یہ سانحہ پیش آیا تو اضطراب و احتجاج کا سلسلہ شروع ہوا لہٰذا پولیس کے ساتھ انتظامیہ نے بھی تلاش و تفتیش میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا تھا گوجرانوالہ ڈویژن کے ڈی آئی جی پولیس نے برسرِ موقع نگرانی کیلئے کیمپ بھی سیالکوٹ میں لگایا تھا۔ صوبائی گورنر کے علاوہ صدر مملکت نے بھی موصوف کی گمشدگی کے راز سے پردہ اٹھانے کے خصوصی احکام جاری کئے تھے علمائے کرام کے وفود بھی سرکاری حکام سے ملتے رہے اور ہمدردی کے اظہار کے ساتھ انہیں یقین بھی دلایا جاتا رہا لیکن ایک معروف شخصیت اور مذہبی رہنما کی گمشدگی کا معاملہ معمہ ہی بن رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ مولانا اسلم قریشی کے اہل و عیال عزیز و اقارب ساتھیوں اور عقیدت مندوں کی تشویش بڑھتی جا رہی ہے اس سلسلہ میں شک کے اظہار کے ساتھ سنگین الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں اور تفتیش کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے کے باعث بدگمانیوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔

ہماری پولیس عقابی نگاہوں کے لئے بڑی شہرت بھی رکھتی ہے لیکن زیر بحث معاملہ میں تاحال اس کی کارکردگی توقعات پر پوری نہیں اتر سکی۔

صوبائی انتظامیہ کس چیز کی منتظر ہے؟ (۱۵ اگست ۱۹۸۳ء)

• امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ میں مرزائی مشن اور دفاتر کو بموں سے اڑا دیا گیا، مرزائی ڈاکٹر مظفر سیالکوٹی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

• مورخہ ۲۸، ۲۹ جولائی کو مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرؤف مجلس شوریٰ کے رکن مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، مولانا قاضی اللہ یار خان کے علاوہ دیگر حضرات نے خطاب کیا اور مولانا قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔

• عوام کے زبردست مطالبہ پر ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد کا گوجرانوالہ سے فیصل آباد تبادلہ کر دیا گیا۔

• ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا گیا۔ ملک کے طول و عرض میں جلسے جلوس ہوئے۔

• مورخہ ۲۶ اگست بروز جمعۃ المبارک مدنی مسجد پشاور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب حضرت الامیر مدظلہ نے کی۔

- ۴، ۵ اکتوبر بنوں میں عظیم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں صوبہ سرحد، پنجاب اور آزاد کشمیر کے ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔
- ۱۰ اکتوبر کو سیالکوٹ میں مرزائیوں کے ایک بڑے ہوٹل سے ایک مشکوک آدمی رانا صفدر نامی گرفتار ہوا جو خاندانی مرزائی ہے وہ مولانا اسلم قریشی کے صاحبزادے صہیب اسلم قریشی سے راہ و رسم پیدا کرکے اغوا کرنا چاہتا تھا اس کے بریف کیس سے ۷۰ مارک جرمنی اور ۲۰۰ روپے پاکستانی کرنسی برآمد ہوئی قبل ازیں وہ مرزا طاہر سے کئی ملاقاتیں بھی کرچکا ہے۔
- مورخہ ۲۷، ۲۸ اکتوبر کو ربوہ میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث مکاتب فکر کے علماء و مقررین نے خطاب کیا کانفرنس کا اہم ترین موضوع مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی تھا مقررین نے مولانا کی گمشدگی کا ذمہ دار مرزا طاہر کو قرار دیا اور اسے شامل تفتیش کرنے کا مطالبہ کیا۔
- کنری (سندھ) میں قادیانیوں نے محمد ملک نامی مسلمان کے بیوی بچوں کو اغوا کرلیا اور اسے قادیانی ہونے پر مجبور کیا۔
- گورنمنٹ گرلز کالج سلانٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی قادیانی لیکچرار مس شاہین نے قادیانیت سے برأت اختیار کرکے اسلام قبول کیا۔ لیکچرار موصوفہ کی روزنامہ جنگ کے مقامی نمائندہ جناب راشد بزمی نے راہنمائی کی۔
- مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر مولانا خان محمد مدظلہ کی دعوت پر مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں تمام مکاتب فکر کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت امیر مرکزیہ نے کی اجلاس میں ایک تیرہ رکنی کنوینگ کمیٹی بنائی گئی جو مجلس عمل کی تشکیل کے لئے مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں اور علماء کرام سے رابطہ قائم کرے گی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۲۵ نومبر کو لاہور میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ اجلاس میں مولانا قریشی کی اٹھارہ ماہ سے گمشدگی پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور اسے حکومت کی ناکامی قرار دیا گیا۔

- مری میں قادیانیوں نے مشن تعمیر کرنے کی سکیم تیار کی جسے مری کے غیور مسلمانوں نے ناکام بنا دیا اور اس پلاٹ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کردیا گیا۔
- ۱۷ اکتوبر بعد نماز عشاء راحت علی ولد غلام نبی قوم آرائیں سکنہ دارالیمن عزیز نے جامع مسجد محمدیہ کے امام کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔
- مرزائیوں کی ملی بھگت سے سب تحصیل ربوہ کے دفاتر لالیاں منتقل کردیئے گئے تھے مجلس تحفظ ختم نبوت نے ربوہ کانفرنس کے موقع پر قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ سب تحصیل کے دفاتر کو دوبارہ ربوہ منتقل کیا جائے چنانچہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے ربوہ سب تحصیل کی حیثیت بحال ہوئی۔
- قادیانی غنڈہ عناصر نے ایک نومسلم ماسٹر محمد بشیر معاویہ کو محض اس لئے قتل کردیا تاکہ اس کی جائیداد پر قبضہ جمایا جائے تعزیہ کرکے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی اور اس کو اپنے قبرستان میں دفن کردیا مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے قتل پر صدائے احتجاج بلند کی۔
- مورخہ ۱۱ دسمبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ اور جماعت اسلامی کے رہنماؤں کا اجلاس مولانا خان محمد مدظلہ کی صدارت میں ہوا جس میں مقررین نے مجلس عمل کے قیام پر زور دیا۔

اجلاس میں طے ہوا کہ جنوری ۱۹۸۳ء میں مجلس عمل کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا جائے گا اور اسی اجلاس میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی اور مرزائی جارحیت و غنڈہ گردی کے خلاف عمل جدوجہد کا اعلان کیا جائے گا اور فیصلہ ہوا کہ اگر ایک ماہ میں حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو عملی جدوجہد کا فیصلہ کن اقدام کیا جائے گا کنونشن سے مولانا عبدالستار خان نیازی، علامہ خالد محمود، مرزا یوسف حسین، مولانا تاج محمود، مولانا محمد شریف جالندھری اور دیگر مقررین نے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کی وجہ سے قادیانی گروہ جارح اور فاشسٹ کی حیثیت اختیار کرگیا ہے لہٰذا اسمبلی کے فیصلہ پر عملدرآمد کیا جائے۔

۲ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔

۳ فوج اور سول محکموں میں قانون سازی کے ذریعہ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں پر فائز نہ کیا جائے اور پہلے سے موجود افسروں کو علیحدہ کیا جائے۔

۴ مولانا اسلم قریشی کیس میں ہیڈ آف دی جماعت ربوہ مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔

۵ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کی تمام آئینی تقاضے پورے کیے جائیں۔

۶ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرکے قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ مذہب کے خانہ میں اپنے آپ کو مرزائی یا قادیانی لکھیں۔

- کنونشن کے فیصلوں کی توثیق اسی شب جامع مسجد شہداء میں ختم نبوت کانفرنس میں کی گئی جس کی صدارت حضرت الامیر مدظلہ نے فرمائی مقررین میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالستار خان نیازی، حافظ عبدالقادر روپڑی، علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم، مولانا محمد میاں حمادی، مولانا گلزار احمد مظاہری، علی غضنفر کراروی کے علاوہ بہت سے علماء کرام نے خطاب کیا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت نے سرانجام دیئے جب کہ سید امین گیلانی نے اپنا کلام پیش کرکے سامعین سے خوب داد وصول کی۔
- جنوبی افریقہ، ویسٹ انڈیز میں واقع ٹرینیڈاڈ میں لاہوری مرزائیوں کے سالانہ کنونشن میں تین ٹائم بم پھٹے جس سے کئی آدمی زخمی ہوگئے۔
- مورخہ جنوری ۱۹۸۳ء کو علماء کنونشن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ترجمان مولانا تاج محمود نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے ملاقات کی اور مرزائیوں کی جارحانہ سرگرمیوں، مسلک ملت کے خلاف سازشوں، مولانا اسلم قریشی کے سلسلہ میں پائی جانے والی تشویش اور حکومت کے مجرمانہ تغافل سے آگاہ کیا۔ اور اب تک کی جانے والی تفتیش پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ صدر نے کہا کہ میں گورنر پنجاب کو تاکیدی حکم دیتا ہوں کہ

وہ مولانا قریشی کے ورثا کے اعتماد کے مطابق تفتیش کرائیں۔

• مارچ ۱۹۸۳ء کو ہونے والے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی انتخابات کیلئے حضرت امیر مرکزیہ نے مولانا اللہ وسایا کو انتخابی مہم کا انچارج مقرر کر دیا ہے مولانا موصوف پورے ملک میں مقامی جماعتوں کی رکنیت سازی اور انتخابات کی نگرانی کریں گے اور ”مجلس عمومی“ کی فہرست مکمل کرائیں گے۔

• اسلام آباد ۵ جنوری اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین جسٹس تنزیل الرحمن نے علماء کنونشن میں بتایا کہ کونسل نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ قادیانیوں کو مساجد استعمال کرنے سے قانوناً روک دے۔

• پنجاب کونسل کا اجلاس گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ایک رکن جناب خاقان بابر ایڈووکیٹ (فرزند مولانا مظہر علی اظہر) نے مولانا قریشی کی گمشدگی پر زبردست تشویش کا اظہار کیا۔ گورنر صوبائی ہوم سیکرٹری، ڈی آئی جی۔ آئی جی پنجاب نے اپنی صفائی پیش کی اور اب تک ہونے والی تفتیش سے ایوان کو آگاہ کیا۔

• مجلس تحفظ ختم نبوت (سندھ) کا ایک وفد مفتی احمد الرحمن نائب امیر مجلس کی قیادت میں آئی جی پولیس سندھ سے ملا۔ اور محمد مالک کے بیوی بچوں کا محمود احمد کنزی سے اغوا اور تا حال پولیس کی ناکامی پر افسوس کا اظہار کیا آئی جی نے مذکورہ کے بیوی بچوں کی بازیابی کا یقین دلایا۔

• لاہور ۱۵ جنوری آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد کی صدارت میں مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں پورے ملک سے سینکڑوں علماء کرام نے شرکت کی۔ مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ ۲۰ فروری ۱۹۸۳ء کو سیالکوٹ میں مولانا قریشی کے اغواء کو ایک سال مکمل ہونے پر پاکستان کی سطح کی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو گی۔ مفتی زین العابدین نعیمی نے اعلان کیا کہ اس دن سیالکوٹ شہر میں مکمل ہڑتال ہو گی کانفرنس کے انعقاد اور وفود کی آمد میں حکومت کیطرف سے کسی قسم کی پابندی عائد کی گئی تو اسے توڑ دیا جائے گا مجلس عمل سیالکوٹ

[illegible]

قادیانی
اسلام، ملک اور قوم تینوں کے دشمن ہیں

تحریر: حزب اللہ صاحب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد۔ فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس من ینفع الناس

واجب الاحترام قارئین حضرات! ہو سہ دراز سے دین حق، دین اسلام پر عموماً اور عقیدہ ختم نبوت پر خصوصاً حملے ہو رہے ہیں۔

کبھی صاف بن زیاد کی شکل میں، کبھی اسود بن کعب کی، کبھی طلیحہ بن خویلد اسدی کی شکل میں اور کبھی مسیلمہ بن کبیر کی، کبھی سجاح بنت حارث، مختار بن ابو عبید ثقفی، بیان بن سمعان تمیمی کی شکل میں اور کبھی ابو منصور عجلی، مغیرہ بن سعید عجلی اور صالح بن طریف کی۔ کبھی محمد بن تفلاس الخطاب، اسحاق اخرس، حکیم مقنع کی شکل میں اور کبھی ابو عیسیٰ بن یعقوب، علی بن محمد عبد الرحیم اور سعید بن حیان۔ کبھی ابو العباس، حمزہ زوزنی، بہا فرید بن ماہ فرزدین کی شکل میں اور کبھی حسین بن حمران محمود واحد گیلانی، قطب الدین احمد کی کبھی احمد بن ہلال، بایزید عبد اللہ انصاری کی شکل میں اور کبھی دیگر بدبختوں کی شکل میں۔

علی ھذا القیاس، قصر ختم نبوت پر بہت سے ملعونوں نے حملے (ATTACKS) کئے مگر ان تمام سے بڑھ کر دین اسلام پر سب سے بڑا حملہ کرنے والا مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جنہوں نے ۱۹۰۱ء تک ستر دعاوی باطلہ کئے۔

درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی جعل اللہ ھاویہ مثواہ کے دعاوی باطلہ انگریزوں کی ایک سوچی سمجھی سکیم پر مبنی تھے۔ وہ یہ کہ جس وقت مسلمانوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں تن، من، دھن کی قربانیاں پیش کیں، تو ان قربانیوں سے ڈرتے ہوئے دشمنان اسلام انگریزوں نے ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ کی منافقانہ پالیسی وضع کی۔ چونکہ انگریزوں کو یہ بات معلوم تھی کہ جہاد ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کو تبدیل کرنے کے لیے ایک نبی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مولوی مسئلہ بتا سکتا ہے بنا نہیں ؟ (یعنی جب تک مسلمانوں) کے دلوں سے جذبہ جہاد، وحدت ملی ختم نہیں کیا جائے، اسی وقت تک ہماری سامراجی حکومت قائم نہیں ہوتی، جسطرح ڈاکٹر ہنٹر نے (OUR INDIAN MUSLIMS) میں لکھا ہے کہ:۔

”جب تک مسلمانوں میں جذبہ جہاد کی روح باقی ہے اس وقت برطانوی حکومت مستحکم نہیں ہو سکتی۔ انگلستان کی حکومت نے اس کے بعد برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں، اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد ہندوستان بھیجا تاکہ اس بات کا کھوج لگایا جا سکے کہ ہندوستانی مسلمان کو کس طرح رام کیا جا سکتا ہے اور ہندوستانی عوام اور مسلمانوں میں وفاداری کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے۔

"The arrival of the British Empire in India"

(ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد) کے عنوان سے دو رپورٹیں لکھیں۔

لہٰذا اس غرض ملعونہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے انہوں نے اپنے وفاداران قدیم قادیانی خاندان سے ایک گمراہ مرزا غلام احمد قادیانی سے دعوت نبوت کرایا، اس

ملعون اعظم اور کذاب عظیم کے آباؤ اجداد کو انگریز سے تعلق اور نوازشوں نے پروان چڑھایا یہ ناسور آہستہ آہستہ پھیلتا گیا، یہاں تک کہ ایک تن آور درخت کی شکل اختیار کر لی۔ اور صرف یہ بھی نہیں، اگر ایک طرف انہوں نے دعویٰ نبوت کر دیا تو دوسری طرف وہ مسلمانوں کا خیرخواہ بھی نہیں تھا بلکہ انہوں نے مسلمانوں کی بھی بیخ سے جڑ اکھاڑ دی ہے

قادیانیوں کی اسلام سے بغاوت

اسلام کا بنیاد کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جو تغیر و تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں رکھتا مگر اس کے برعکس قادیانی حضرات نے اپنے لیے علیحدہ کلمہ وضع کیا ہے لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ۔ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں "محمد" حذف کر کے "احمد" لگایا گیا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب پر احمدیہ سنٹرل ماسک نائیجیریا کا فوٹو موجود ہے۔ وہاں پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے (بحوالہ ۱۔ عاشقانِ مصطفیٰ کہاں ہیں؟ ۲۔ مرزائیت کے کفریہ عقائد منجانب تنظیم تحفظ ختم نبوت مردان ۳۔ مرزائیوں کے کفریہ عقائد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

توہین: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ میں بے شک وہی ہوں جس نے آسمان تخلیق کیا۔ (آئینہ کمالات ص۵۶۳)

اللہ تعالیٰ کی دیگر توہینات

میں آسمانی بادشاہ ہوں، مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ (تذکرہ ص۶۰۲)

میں خدا کی بیوی ہوں

جناب مرزا صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶ پر تحریر کرتے ہیں کہ میرا خدا سے تعلق ناقابل بیان ہے۔ اسی ناقابل بیان حالت کو قاضی یار محمد صاحب بی۔ او۔ ایل پلیڈر صحابی مرزا نے اپنے ٹریکٹ ۳۴ موسومہ اسلامی قربانی ص۱۲ پر بالفاظ مرزا اس طرح تحریر کیا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ ایک عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا

میں نطفۂ خدا ہوں

مرزا صاحب کہتے ہیں "مجھے الہام ہوا" انت من مائنا وھم من فشل۔ (تذکرہ ص۳۷۶)

میں خدا کا بیٹا ہوں

انت منی بمنزلۃ ولدی (تو میرے ہاں بیٹوں جیسا ہے (تذکرہ ص۵۲۶)

میں خدا کا باپ ہوں

انا نبشرك بغلام حلیم مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء (انجام ص۶۲)

نوٹ جب مرزا صاحب نے الہام میں اپنے بیٹے کو خدا قرار دیا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا صاحب خدا کے باپ ہوئے۔

میں خود خدا ہوں

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں (تذکرہ ص۱۹۳)

محمد کی دیگر توہینات

یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے (حقیقت النبوۃ ص۲۲۹)

۲۔ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول سے بھی بڑھ سکتا ہے (الفضل قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

۳۔ حضرت محمد عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔ (اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۴۔ میں محمد رسول اللہ ہوں، الہام ہوا ہے (تذکرہ ص۹۳)

۵۔ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ بروزی طور پر میں ہی خاتم الانبیاء ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲)

تحریف قرآن حکیم لفظی: اصل آیت: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ (سورہ حج پ ۱۷ ع ۱۳ آیت ۵۲)

تحریف شدہ آیت: وما ارسلنا من رسول ولا نبی اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ (محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ ہے (تذکرہ ص۹۵) - ازالہ اوہام ص۶۲۹ دافع الوساوس مقدمہ حقیقت الاسلام ص۳۲ مجموعہ روحانی خزائن ص۳۴۹) مرزا قادیانی نے قرآن شریف کی آیت سے من قبلك خارج کر دیا ہے، کیونکہ اگر من قبلك یہاں رہتا تو مرزا کی نبوت کا ٹھکانہ نہ بنتا۔

اطلاع عام

مدرسہ اشرف العلوم الاسلامیہ ٹرسٹ ۳۶ لیاقت کالونی حیدرآباد (بیادگار حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بنا بدست مبارک شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ) نے اپنے توسیعی منصوبہ جات کے لئے ۶,۹۰,۰۰۰ روپے شہر کے وسط میں زمین خریدی ہے جس کی مجموعہ عمارت کی ایک منزل ۸ کمروں پر مشتمل ہوگی۔ اور کورڈ ایریا تقریباً ۴۰۰۰ مربع فٹ ہوگا اہل خیر حضرات سے مجوزہ عمارت یا اس کے حصے کی خود اپنی زیر نگرانی تعمیر یا اس مد میں مدرسہ کی اعانت کی اپیل ہے۔

الداعی الی الخیر: مولانا شبیر احمد منیجنگ ٹرسٹی - رابطہ کیلئے فون ۲۱۶۸۵

۲۔ اصل آیت قرآن: وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ط (سورۃ توبہ رکوع نمبر ۶، پارہ نمبر ۱۰، آیت نمبر ۴۱)

تحریف شدہ آیت: ان یجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم۔ (اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ ص۱۹۳ جنگ مقدس ۵ جون ۱۸۹۳ء)

مرزا قادیانی نے ان یجاھدو باموالھم وانفسھم اپنی طرف سے داخل کیا اور وجاھدو باموالکم وانفسکم کو خارج کرکے فی سبیل اللہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا۔

یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا۔ مرزا قادیانی نے مخاطب سے صیغہ حذف کرکے جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ مرزا قادیانی کے نزدیک جہاد حرام ہے ملاحظہ ہو

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال

قادیانیوں کے قرآن کے بارے میں کفریہ عقائد

۱۔ قصے کہانیوں کی کتاب "قرآن پہیلوں کی قصے کہانیاں ہیں (العیاذ باللہ) آئینہ کمالات، مطبع لاہوری ص۲۹۲

۲۔ صرفی و نحوی غلطیاں: قرآن میں صرفی و نحوی غلطیاں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۰۴)

۳۔ قرآن اور میری وحی آیت ہیں۔ قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی خاص فرق نہیں۔ (نزول مسیح ص۹۹)

۴۔ میرے الفاظ خدا کے الفاظ ہیں، میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ ہیں۔ (تذکرہ ص۲)

۵۔ ہم نے قرآن کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے انا انزلنا قریبا من القادیان۔ ہم نے قرآن کو قادیان کے قریب نازل کیا۔ (ازالہ اوہام ص۳۴ ح، ص۳۴)

درود شریف میں تحریف

اصل: اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تحریف شدہ: اللھم صل علی محمد واحمد وعلی آل محمد واحمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اصل: اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تحریف شدہ: اللھم بارک علی محمد واحمد وعلی آل محمد واحمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان کے مطبوعہ رسالہ درود شریف ص۲۲ پر یہ درود لکھا ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی توہین

۱۔ آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار تھیں، اور کسبی عورتیں تھیں (ضمیمہ انجام آتھم ص۷)

۲۔ عیسیٰ کو گالی دینے، بدزبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔ (ایضاً ص۵،۶)

ابوبکرؓ و عمرؓ کی توہین

ابوبکر و عمر کیا تھے، وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔ (معاذ اللہ) (المہدی ۲،۳۔ ص ۵۷)

حضرت علیؓ کی توہین

پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کو تلاش کرتے ہو۔ (العیاذ باللہ) (ملفوظات احمدیہ ص۱۳۱ جلد اول)

حضرت امام حسینؓ کی توہین

کربلا میرے روز کی سیرگاہ ہے، حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں (العیاذ باللہ) (نزول المسیح ص۹۹)

حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی توہین

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ملک وقوم سے قادیانیوں کا رویہ

پاکستان اور بانی پاکستان سے غداری اجماعت احمدیہ (مرزائی) تقسیم کی مخالف تھی لیکن جب مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہوا تو احمدیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک بھرپور کوشش کی جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع جس میں قادیان کا قبضہ واقع تھا، پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کردیا گیا، اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کرنے کی راہ ہموار ہوگئی اور کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔ (روزنامہ مشرق ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء)

یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔ (الفضل ربوہ ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

"جب سے عدالت سے باہر سابقہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفراللہ خان (قادیانی) سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کے جنازہ کی نماز کیوں نہیں ادا کی؟ اس نے جواب دیا، آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر" (زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

مسلمانوں سے غداری

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے فرمایا ہے "ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور۔ ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور" (اخبار الفضل ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء بحوالہ مرزائیوں کے کفریہ عقائد)

جنازہ و شادی بیاہ کی مخالفت

حضرت مسیح موعود کا زبردست حکم ہے کہ کوئی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دو۔ اس حکم کی تعمیل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے (برکات خلافت ص۷۵)

باقی ص۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

ختم نبوت پڑھ کر شیزان کا استعمال ترک کر دیا

محمد منیر ——— کراچی

ہفت روزہ رسالہ "ختم نبوت" کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا۔ ختم نبوت کا رسالہ ہمارے محترم لیکچرار مزمل صاحب کے ہاتھوں پڑھنے کو ملا۔ اسے پڑھ کر مردود قادیانی کے بارے میں جان سکا۔ اس سے پہلے میرے پاس مردود قادیانیوں کی معلومات نہیں تھیں، یہ فیض محترم مزمل صاحب کے توسط سے مجھے ملا ہے اس دن سے میں نے شیزان کی مصنوعات مشروبات استعمال کرنا چھوڑ دیئے ہیں اور دوستوں کو بھی ان مرتدوں کے بارے میں آگاہ کرتا رہتا ہوں اور انہیں بھی شیزان کی مشروبات پینے سے منع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جدوجہد کو قبول فرمائے۔

یہ کم خرچ بالا نشیں رسالہ

غلام رسول شینہ کروڑ لعل عیسن

ایک ایسا رسالہ ہے جو بیک وقت کئی کام انجام دیتا ہے۔ یہ رسالہ ہمیں دینی معلومات فراہم کر کے ہمارے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ رسالہ ہمیں ختم نبوت کے دشمن کافر قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کرتا ہے اس رسالے کے مطالعہ سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت میں اضافہ ہوتا ہے، قلب و ذہن کو سکون نصیب ہوتا ہے، قادیانی ٹھگ بازوں سے قدرتی نفرت ہوتی ہے، یہ رسالہ کم خرچ بالا نشیں ہے۔

برادران اسلام! جماعت ہماری کتنی محسن ہے۔ ہفت روزہ رسالے کے ساتھ ساتھ ہمیں دیگر پمفلٹ و رسائل فراہم کر کے کثیر خرچہ برداشت کر رہی ہے اور تمام مسلمانوں کی عالمی نمائندگی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی اس مخلصانہ سعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

احقر کی تمام مسلمانوں سے پرخلوص اپیل ہے کہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر خصوصی تعاون کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ رسالہ "ختم نبوت" خرید کر دارین کی فلاح حاصل کریں۔

دلچسپی سے پڑھتی ہوں

عابدہ بی بی ——— مانسہرہ

میں رسالہ ختم نبوت کو بڑی دلچسپی سے پڑھتی ہوں کیونکہ یہ رسالہ مسلمانوں کو اسلام کی طرف کھینچتا ہے۔ مجھے رسالہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے اس رسالہ کو چار چاند لگا دیئے۔ میری یہ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کے اس مقصد کو کامیابی عطا فرمائیں آمین اور اسلام کی حدود سے قادیانیوں کا نام و نشان مٹ جائے۔

پسندیدہ رسالہ

محمد یاسین آرائیں۔ تحصیل ضلع نواب شاہ

یہ رسالہ ختم نبوت ہمارا پسندیدہ رسالہ ہے ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ دنیا کے ہر کونے میں پہنچے، میں نے جب سے یہ رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے میری معلومات میں بہت ہی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب ختم نبوت والوں کو سلامت رکھے (آمین)

رسالہ کو خدا ترقی دے

محمد جمیل کریانہ مرچنٹ ——— ڈسکہ کلاں

میں ایک دکاندار ہوں، الحمد للہ میں ختم نبوت کا باقاعدہ قاری ہوں اور پورے بازار سے اس کا مطالعہ کرواتا ہوں اور ہر نئے شمارے کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہوں۔ موسم گرما آگیا ہے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے یہاں تک کہ اس کا خاتمہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت رسالے کو ترقی دے

خدا کرے رسالہ روزنامہ بن جائے

محمد شاہد انجم ——— خانیوال

ہفت روزہ ختم نبوت ایک ایسا رسالہ ہے جس سے اسلام دشمن عناصر کا پتہ چلتا ہے، خاص طور کالا باغ ڈیم کا پتہ چلا معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور دینی مسائل اور ہر لحاظ سے رسالہ لاجواب ہے۔ خانیوال شہر میں کافی کوشش اور جدوجہد کے بعد اب اللہ کی مہربانی سے کافی رسالے بک جاتے ہیں انشاء اللہ مزید کوشش کرنے سے مزید اضافہ ہوگا۔ رسالہ کا بڑی شدت سے انتظار کرتے ہیں اور ہمارے ساتھی صوفی مہدی خان، حافظ علی محمد مکرانی، محمد اختر تو کہتے ہیں کہ اللہ کرے یہ رسالہ ہفت روزہ کے بجائے روزنامہ بن جائے ان سب ساتھیوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ اور اس ادارے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے آمین ثم آمین۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تدبیر

میمونہ طاہر ―――― سرگودھا

ایک صاحب نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے کچھ روپے ایک جگہ احتیاط سے رکھ دیئے تھے، اب ہزار کوشش کے باوجود یاد نہیں آرہا کہ کہاں رکھے ہیں، مجھ کو سخت ضرورت درپیش ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: بھائی یہ مسئلہ تو فقہ میں کہیں بھی مذکور نہیں مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو؟ اس شخص نے بڑی لجاجت سے کہا: خدارا میری مدد فرمائیں تو امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ابھی سے وضو کر کے ساری رات نماز پڑھو۔ صاحب واقعہ نے وضو کیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی، اتفاق یہ کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد جبکہ چند رکعت نماز پڑھی تھی، اس کو یاد آگیا کہ میں نے فلاں جگہ رکھے تھے، وہ شخص دوڑتا ہوا امام اعظم ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کی تدبیر راست آئی اور مجھے متاع گم شدہ مل گئی۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا: بھلا شیطان کب گوارا کر سکتا تھا کہ رات بھر تم نماز پڑھتے رہو اس نے جلد یاد دلا دیا۔ تاہم تمہارے لئے زیبا تھا کہ اس کے شکریئے میں شب بیداری کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے تاکہ شیطان کو ذلت نصیب ہوتی۔

علم

ثریا انجم ---- مانسہرہ، ہزارہ

علم کے بغیر ان چیزوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب انسان نے علم نہیں سیکھا تھا تو وہ بالکل جاہل تھا اور جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں میں درندوں کی طرح زندگی بسر کرتا تھا اور اپنے جسم کو درختوں کے پتوں سے ڈھانپتا تھا اور کھانے کے لیے جنگلی جانوروں کا کچا گوشت اور گھاس پھوس تھا، اسے سر چھپانے کو جھونپڑی تک میسر نہ تھی، بیمار ہو جاتا تو دوا دارو تک میسر نہ تھی، موت ہی اس کو اس بیماری سے نجات دے تو دے، اگر اتفاقاً سے شکار مل جاتا تو پیٹ بھر کر کھا لیتا ورنہ اکثر بھوکا رہتا اور بسا اوقات بھوک سے مر بھی جاتا تھا۔ یہ علم کے کرشمے ہیں جس نے اس کو اس وحشت اور جنگلی زندگی سے نجات دلا کر تہذیب و تمدن کی عالی شان منزل پر پہنچا دیا ہے۔ انسان کی تہذیبی ترقی کی پوری داستان علم کی فضیلت اور عظمت کی داستان ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ انسان علم کے بل بوتے پر ابھی کتنی منزلیں اور طے کرے گا۔ بقول شاعر ؎

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

مولانا مدنیؒ

المرسل: حافظ ثناء اللہ محمود سرگودھا

ایک مرتبہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینے میں روضۂ رسولؐ کی زیارت کو گئے اور جاتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا سیدی کہا تو قبر مبارک سے جواب آیا، وعلیکم السلام یا ولدی (میرے بیٹے)۔ جو تمام لوگ موجود تھے حیران ہو گئے۔

آپؐ کا فرمان

مسعود احمد، کراچی

آپؐ کی حیات طیبہ ہمارے لیے نمونہ ہے آپؐ کے ایک ایک فرمان میں انسانیت کی بھلائی ہے۔

ایک دفعہ آپؐ نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا کہ ساتھ مل کر کھانا کھایا کرو۔ آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے۔

وہاں سے ایک یہودی گزر رہا تھا۔ اس نے رُک کر آپؐ کی پوری بات سُنی۔ اور سوچا کہ اگر یہ واقعی اللہ کے سچے نبی ہیں تو میں ان کی بات پر عمل کر کے دیکھتا ہوں۔

یہودی کی اپنی بیوی سے روز لڑائی ہوتی تھی۔ اور دونوں میں ناراضگی رہتی تھی۔ جب یہ شخص کھانا کھانے بیٹھا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا آؤ میرے ساتھ کھانا کھاؤ لیکن بیوی نے انکار کر دیا۔ یہ بار بار اصرار کرتا رہا، مگر وہ نہ مانی۔

آخر کار بیوی نے شوہر کو بتایا کہ روز روز کی لڑائی سے تنگ آ کر آج کھانے میں میں نے زہر ملا دیا ہے۔

ذکر الٰہی

محمد جمیل ڈسکہ

حضرت ابوہریرہؓ ایک مرتبہ بازار سے گزرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! مسجد میں حضورؐ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے لوگ دوڑتے ہوئے آئے۔ پھر واپس جا کر آنحضورؐ سے فرمایا کہ وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ چند لوگ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا یہی تو آپؐ کی میراث ہے۔

اسلامی حکومت اور قادیانی

اللہ دتہ، ملتان

اسلام کی دعوے دار حکومت کو چاہیے کہ مسلمان ہونے کے ناطے قادیانیوں کی اسلام شکن حرکات پر پابندی عائد کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ عاشقان مصطفیٰؐ جہاد کے لیے سروں پر کفن باندھ کر گھروں سے نکل پڑیں۔

زائرینِ حجاز کی خدمت میں

یہ حج و زیارت مبارک ہو تم کو
متاع سعادت مبارک ہو تم کو

وہ ہر سمت انوار، ہر سو تجلی
وہ نورِ ہدایت مبارک ہو تم کو

وہ احرام میں مست و سرشار رہنا
غموں سے فراغت مبارک ہو تم کو

اذانِ سحر کا حرم میں وہ منظر
وہ کیف سماعت مبارک ہو تم کو

مبارک ہوں وہ ملتزم پر دعائیں
وہ ذوقِ عبادت مبارک ہو تم کو

وہ میزاب رحمت کے نیچے نمازیں
بشوق اطاعت مبارک ہو تم کو

مبارک ہوں وہ سنگِ اسود کے بوسے
لبوں کی حلاوت مبارک ہو تم کو

وہ رکن یمانی پہ رحمت کے بادل
وہ آثارِ رحمت مبارک ہو تم کو

وہ پی پی کے زم زم کو سیراب ہونا
وہ کوثر کی لذت مبارک ہو تم کو

منیٰ میں رمی کا وہ پرکیف منظر
وہ جلووں کی کثرت مبارک ہو تم کو

وہ عرفات میں خیمہ زن ہو کے رہنا
بزہد و قناعت مبارک ہو تم کو

مدینے کی گلیوں کا دیدار کرنا
وہ دنیا کی جنت مبارک ہو تم کو

وہ روضہ کو باچشم نم دیکھ لینا
وہ دل کی طہارت مبارک ہو تم کو

قبا و بقیع و احد کی زیارت
بحسن ارادت مبارک ہو تم کو

مواجہ میں آکر جلا دل کو دینا
وہ جلوت میں خلوت مبارک ہو تم کو

وہ فیضان انوار روضے کے باہر
وہ لطف عنایت مبارک ہو تم کو

نکل پڑنا آنسو وہ ذکر نبیؐ پر
یہ دل کی نزاکت مبارک ہو تم کو

وہ روضہ کی جالی پہ سر رکھ کے رونا
دعائے شفاعت مبارک ہو تم کو

دعا ہے یہ کیفی کے قلبِ حزیں کی
یہ حج و زیارت مبارک ہو تم کو

حضرت زکی کیفی

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
شمع اسٹیل فرنیچر
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون نمبر

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختمِ نبوۃ
سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]
چشتی ، نقشبندی ، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے
ھوالشافی — افتخار الاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں. پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں. الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں.
اوقاتِ مطب
موسمِ گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات
دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ،
فون ۵۵۱۶۷۵

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمت خبردار اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشی سے دیتے رہو اور اپنے خلفاء اور حکام کی اطاعت کرتے رہو۔ تو تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اشتہار ——— از بندۂ خدا

ملتان میں شیزان کا بائیکاٹ

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ملتان کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں ہوا جس میں کثیر طلبہ نے شرکت کی اجلاس میں شیزان کے خلاف زبردست مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ بعد میں تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کے سرپرست اعلیٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے طلبہ سے خطاب کیا اور شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے بارے میں طلبا کو آگاہ کیا اور کہا کہ شیزان قادیانیوں کی [illegible] لاکھوں روپے ربوہ دارالکفر [illegible] ہے جو نبی کریم کے خلاف لٹریچر پر صرف ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY

ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا اللہ وسایا اور مولانا نذیر احمد بلوچ لندن روانہ ہو گئے۔

کراچی۔ عالمی مجلس کے تین مرکزی راہنما الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا اللہ وسایا اور نذیر احمد بلوچ بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو گئے۔ وہ برطانیہ کے مختلف شہروں کا تبلیغی دورہ کرنے کے علاوہ چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات اور دیگر جماعتی امور سرانجام دیں گے۔

بقیہ: اداریہ

انتقام کی آگ کو بھڑکایا ہوا تھا اور اب بھی بھڑکایا ہوا ہے بہرحال اس کیس میں مرزائی ملوث ہوئے تو اس کے بے شمار عوامل تھے

اسلم قریشی کے واقعے کے بعد ملک میں مرزائیوں کے خلاف جو تحریک چلی اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ قادیانیوں نے علانیہ آئین اور قومی اسمبلی کے فیصلہ کے خلاف بغاوت شروع کر دی تھی اپنے کو اصلی مسلمان اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کو آئینی مسلمان لکھنا شروع کر دیا تھا۔ تبلیغی اور ارتدادی سرگرمیاں بھی پورے جوش و خروش سے شروع ہو گئیں تھیں۔ وہ تحریک کسی کی ذات کی تحریک نہیں بلکہ تحفظ ناموس رسالت کی تحریک تھی جو آج بھی جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک اس پاک سرزمین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ، ختم نبوت کے منکر اور مرزا قادیانی کے پیروکار موجود ہیں۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلم قریشی کے برآمد ہونے کے واقعہ سے کیا مرزائی اور جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی سچا ہو جائے گا؟

اس سلسلہ میں ہم یہی عرض کریں گے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے تقریباً ایک ارب مسلمانوں کا قادیانیوں سے جو اختلاف ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی ہی نہیں "محمد است و عین محمد است" کہتے ہیں بلکہ بقول قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی ان کا عقیدہ ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں!
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں!

یہ اور ایسے بہت سے عقائد ہیں جن کی وجہ سے مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر اور ان کے علاوہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تمام مرزائی، جھوٹے کذاب، کافر، مرتد اور زندیق ہیں اس لیے اسلم قریشی کے برآمد ہو جانے سے مرزائی اور مرزا سچے ثابت نہیں ہو سکتے۔ جو جھوٹے ہیں وہ جھوٹے ہی رہیں گے۔ اور ان کا تعاقب بھی اسی طرح جاری رہے گا، جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے

آخر میں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ جو اسلم قریشی عرصہ دراز کے بعد یہاں پہنچا ہے وہ آزاد نہیں پولیس کی حراست میں ہے۔ دماغی طور پر مفلوج اور جسمانی طور پر بے شمار بیماریوں کا مجموعہ بنا ہوا ہے اس کی یہ حالت کیوں ہوئی اس صورت حال سے آنے والا وقت ہی پردہ اٹھائے گا۔ اور اس حقیقت سے بھی آنے والا وقت ہی پردہ اٹھائے گا کہ بقول آئی جی پنجاب "ہمیں یقین تھا کہ مولانا اسلم قریشی قتل نہیں ہوئے"۔ (نوائے وقت کراچی ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء)

اور جب قتل نہیں ہوئے تھے تو اتنے بڑے واقعہ کی پردہ پوشی کیوں کی گئی؟ اور اب اچانک اسے کہاں سے برآمد کیا گیا اور کب کیا گیا؟

بقیہ: قادیانی دشمن ہیں

غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی نہیں۔

(انوار خلافت ص۹۳، اخبار الفضل ۲۰ اگست ۱۹۱۷ء)

نماز پڑھنے کی مخالفت

ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت ص۹۰)

لیاقت علی خان کو جرمن قادیانی نے قتل کیا تھا

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی کنزے نے قتل کیا تھا اور کنزے کی بردراں قادیانی لیڈر سر ظفر اللہ نے کی تھی۔ یہ انکشاف کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدے میں پاکستان کے سراغرساں جیمز سالومن ونسنٹ کی یادوں کے حوالے سے کیا ہے، جیمز نے لکھا ہے کہ اس جرمن شخص نے عیسائیت ترک کر کے قادیانی مذہب اختیار کیا تھا اور قادیانی گھرانے میں شادی کے بعد وہ پاکستان میں مقیم ہو گیا تھا، جیمز سالومن کے مطابق کنزے آج کل مشرقی برلن میں قیام پذیر ہے۔ کنزے ظفر اللہ کے بھائی چودھری عبداللہ کے پاس باقاعدگی سے آیا کرتا تھا۔ جو اس وقت کراچی میں ایڈیشنل کسٹوڈین تھے، انہوں نے کہا کہ اسے گرفتاری سے پہلے ملک سے باہر بھیج دیا گیا تھا۔ جب قادیانی جب کمپنی باغ راولپنڈی میں کنزے نے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو گولی ماردی تو پولیس نے جو پوری طرح ملوث تھی اس وقت کے سازشی سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کی ہدایت پر سید اکبر کو گولی ماردی اور پھر سید اکبر ہی کو قاتل کی حیثیت سے مشہور کر دیا گیا۔ حالانکہ سید اکبر تو محض فائر تھا۔ کنزے نے اس وقت پٹھانوں والا لباس پہن رکھا تھا اور اطلاعات کے مطابق وہ وزیر اعظم کو قتل کرنے کے بعد سیدھا ربوہ پہنچا، جہاں سے اسے باہر بھجوا دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ ۹ مارچ ۱۹۸۶ء بحوالہ مرزائیوں کے کفریہ عقائد اور مرزائی اسرائیل گٹھ جوڑ کا منہ بولتا ثبوت)

بلوچستان پر قبضہ کرنے کا منصوبہ

قادیانی جب اپنی علیحدہ ریاست قائم کرنے میں ناکام رہے تو پھر انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ پاکستان میں ایک صوبہ قادیانی ہونا چاہیے اس کے لیے انہوں نے بلوچستان کا انتخاب

کیا۔ انہوں نے سوچا کہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا، اور آبادی کی اکثریت ان پڑھ ہے۔ لہٰذا یہاں ہمارا الٹا سکہ خوب چلے گا۔ لیکن علماء حق نے ان کی سازش کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔

ملاحظہ ہو قادیانی منصوبہ

۱۔ بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنا دیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔

پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنا لو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام ہو۔

(مرزا محمود احمد کا بیان۔ مندرجہ "الفضل" ۳ اگست ۱۹۴۸ء)

بقیہ: تحریک ختم نبوت

تمام تر انتظامات کرے گی ایک قرارداد میں صدر مملکت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو نافذ شکل دی جائے اور فیصلہ ہوا کہ "مشائخ کنونشن" میں بھی اس مسئلہ کو اٹھایا جائے کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کی فہرست مرتب کرنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہ ملک محمد اکبر ساقی ہوں گے اور جناب خاقان بابر ایڈووکیٹ، جناب بارک اللہ خان ایڈووکیٹ پر مشتمل ایک "لیگل ایڈوائزرز" کمیٹی تشکیل دی گئی جو قریشی کیس کا مطالعہ کر کے اسے قانونی مشورہ دے گی۔

- قصر خلافت (ربوہ) سے ایک قیمتی سٹین گن چوری ہو گئی۔ جس کی رپورٹ تھانہ میں درج کرائی گئی۔
- مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان، مرکزی شوریٰ کے رکن اور ہفت روزہ لولاک کے چیف ایڈیٹر مولانا تاج محمودؒ ۲۰ جنوری ۱۹۸۸ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
- مولانا کی وفات مجلس تحفظ ختم نبوت کا عظیم اور ناقابل تلافی نقصان ہے جس پر مجلس کے قائدین، مبلغین، اور کارکن سب تعزیت کے لائق ہیں خداوند قدوس ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر انہیں جوار رحمت میں جگہ دے (آمین)
- ایک اور عاشق رسول حاجی مالک جیؒ بھی انتقال کر گئے موصوف نے ایک بہت بڑے قادیانی دجال عبدالحق کو جہنم رسید کیا تھا۔ گرفتار ہوئے تین سال سزا ہوئی۔ جیل میں کئی مرتبہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔
- مورخہ ۲۱ جنوری کو جامع مسجد محمود ریلوے اسٹیشن فیصل آباد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا تاج محمودؒ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے صاحبزادے جناب طارق محمود کی دستار بندی کی گئی صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے والد کے مشن کو آگے بڑھانے کا عہد کیا جلسہ میں ملک بھر سے مختلف مکاتب فکر کے نامور قائدین شریک ہوئے۔
- مولانا تاج محمودؒ کی رحلت سے چند دن قبل پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کا ایک وفد ملا۔ مولانا نے انہیں ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی دعوت دی اور تلقین کی۔ طلباء نے عہد کیا کہ وہ ختم نبوت کا کام کرتے رہیں گے۔

بقیہ: مرتد کی شرعی سزا

الاسلام فان ابی قتل۔

مرتد پر اسلام پیش کیا جائے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد ہیں اگر انکار کرے تو قتل کر دیا جاوے۔

اور ملاحظہ ہو موطا امام محمد ص ۲۸۲

قال محمد ان شاء الامام اخر المرتد ثلاثا ان طمع فی توبته او سالہ عن ذالک المرتد وان لم یطمع فی ذالک ولم یسالہ المرتد فقتله فلا بأس به

(موطا امام محمد)

امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر امام کو یہ توقع ہو کہ یہ مرتد توبہ کرے گا یا خود مرتد مہلت طلب کرے تو امام کو اختیار ہے کہ تین روز تک اس کے قتل کو مؤخر کر دے اور اگر نہ اس کو توبہ کی توقع ہو اور نہ خود مہلت طلب کرے تو ایسی صورت میں اگر امام اس کو بلا مہلت دیئے قتل کر دے تو مضائقہ نہیں۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مرتد کے معاملہ میں وہی قول قابل عمل ہے جو فاروق اعظمؓ نے فرمایا یعنی مرتد کو تین روز مہلت دے کر توبہ کی طرف بلایا جاوے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جاوے۔ (شفاء وغیرہ)

امام شافعیؒ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں۔ اول یہ کہ مرتد کو کوئی مہلت نہ دی جائے بلکہ اگر وہ فوراً توبہ نہ کرے تو فوراً قتل کر دیا جاوے۔ اور دوسری یہ کہ تین دن کی مہلت دینے کے بعد توبہ نہ کرنے کی صورت میں قتل کر دیا جاوے (شفاء ص)

امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے

اس قدر گذارش کے بعد جائے خیال ہیں کسی مسلمان کو جس طرح اس مسئلہ کے حکم میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اسی طرح اس میں بھی شبہ نہیں رہتا کہ مرزائی حضرات تعلیمات اسلامیہ سے انکار کر دینے اور بے حیائی کے ساتھ نصوص شریعہ کو ٹھکرانے کو کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے

وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم

بقیہ: معجزات

کہ آپ رات کو نکلیں تو یک وقت ہم حملہ کر دیں، چنانچہ ایک دن ہم آپ کے انتظار میں تھے، آپ سامنے سے گزرے، ہمارے قریب پہنچے، تو ہم نے ایک بڑی زور کی چیخ سنی، ہمیں اندیشہ ہوا کہ اس چیخ سے مکہ میں کوئی آدمی زندہ نہ بچا ہوگا، اور ہم بھی بے ہوش ہو کر گر پڑے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں گئے اور نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس آگئے۔ تب تک ہم بے ہوش ہی رہے، دوسری رات کو بھی ہم نے یہی ارادہ کیا، چنانچہ اس رات بھی جب آپ گھر سے نکل کر ہمارے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں ہمارے اور آپ کے درمیان آگئی ہیں اور ہم ان دونوں پہاڑیوں کی وجہ سے آپ تک نہیں پہنچ سکے،

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعجاز سے آپ کو کافروں کے شر سے محفوظ رکھا۔

لبّیک یا الٰہی

مسلم غازی

رب کعبہ کے حضور حاجی کی مناجات!

کعبے کے ہم ہیں راہی   آقا کے ہیں سپاہی!
اے ربِ مُرغ و ماہی   اُمّت پہ ہے تباہی!
کر دور، رُوسیاہی!
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی!

یہ در ہے دادرس کا   کیا کام پیش و پس کا
نعرہ ہے ہر نفس کا   یہ شور ہے جرس کا
عالم پہ تیری شاہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی

اے عینِ ذات سُن لے   جانِ حیات سُن لے
غُفراں صفات سُن لے   یہ دل کی بات سُن لے
ہے آہِ سحر گاہی!
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی!

بیداد لے کے آیا   افتاد لے کے آیا
رُوداد لے کے آیا   فریاد لے کے آیا
مقصد ہے داد خواہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی!

دنیا سے دور ہوں میں   اب نا صبور ہوں میں
یکسر، قصور ہوں میں   تیرے حضور ہوں میں
ہوں دُور از نواہی!
لبّیک یا الٰہی لبّیک یا الٰہی!

لایا ہوں دردِ عصیاں   ہو جائے اس کا درماں
ہوں سر بہ خم پشیماں   ربِّ نجات ساماں
ثابت ہو بے گناہی!
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی!

فردِ سیاہ لے کر   شرمِ گناہ لے کر
حالِ تباہ لے کر   آیا ہوں آہ لے کر
بے آب ہے یہ ماہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی

بے شک رحیم ہے تو   ربِ کریم ہے تو
سب سے عظیم ہے تو   ہر جا مقیم ہے تو
دیتا ہے دل گواہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی

میں سر بہ سر خطا تھا   عصیاں میں مبتلا تھا
جب اس طرف چلا تھا   احساس روکتا تھا
طاری تھی روسیاہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی

صبح و مسا کے مالک   ارض و سما کے مالک
روزِ جزا کے مالک   اے دوسرا کے مالک
شاہوں پہ تیری شاہی
لبّیک یا الٰہی، لبّیک یا الٰہی

طاعت سے بے نیازی   خود پر ستم طرازی!
سمجھی نہ پاک بازی   آیا ہے در پہ غازیؔ!
تو نور، میں سیاہی!   لبیک یا الٰہی لبیک یا الٰہی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ - الحدیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عالمی ختم نبوت

کانفرنس

ویمبلے کانفرنس سنٹر

لندن

بمقام سالانہ

21 اگست 1988

بروز اتوار 9 بجے تا شام 7 بجے

عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت کی صداقت وحقانیت
- حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- منکرین ختم نبوت کے عقائد وعزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی
- مرزائیوں کی جارحیت اور دہشت گردی
- مرزائیوں کا بین الاقوامی سطح پر تعاقب
- مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار کے اسباب

کانفرنس میں

علماء کرام، مشائخ عظام، ممتاز مذہبی اسکالرز، دانشور، ایمان پرور، جہاد آفریں اور حقائق افروز خطاب کریں گے

کانفرنس

اس افتراق وانتشار کی فضا میں اتحاد ملت اسلامیہ کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوگی۔

زیر نگرانی
شیخ المشائخ مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بصدارت
مخدوم العلماء حضرت مولانا سید
محمد اسعد مدنی
مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند

- حاضرین میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی تجویز کے مطابق مرزائی عقائد وعزائم کے بارے میں انگریزی زبان میں تین نئی کتابوں کا سیٹ پیش کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں حسب سابق جوق در جوق شرکت کر کے ثابت کردیں کہ انگلستان کے مسلمان مرزائیوں کو امت محمدیہ کے لئے ایک ناسور سمجھتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے

رابطہ کے لئے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یوکے

فون 01-737-8199